ألإمام أبي حنيفة

از

ابو شہریار

۲۰۲۰،۲۰۱۹

www.islamic-belief.net

فہرست

پیش لفظ 3

اہل رائے اور اہل حدیث 5
الجہمیہ کا مذہب 10
المرجئہ الفقہاء 13
بعض ثقہ راویوں کا مسلک حنفی تھا 16
امام ابو حنیفہ تابعی ہیں؟ 22
اہل قبلہ پر تلوار دراز کرنا 24
کتاب السنۃ از عبد اللہ بن احمد کی ضعیف روایات 27
امام ابن معین کی ابو حنیفہ پر جرح کا فسانہ 36
امام شافعی کی ابو حنیفہ پر جرح کا فسانہ 39
ابن ابی شیبہ کی عدم فقاہت 40
اصحاب امام 41
کتاب الحیل کا گھڑا جانا 43
کتاب فقہ الاکبر کا گھڑا جانا 47
ابو حنیفہ سے منسوب جاہلانہ اقوال 50
قول اول: میرے اقوال نبی علیہ السلام اپنا لیتے 50
قول دوم: ابو حنیفہ چپل کی پوجا کا حکم کرتے تھے؟ 54
قول سوم: ابو حنیفہ کہتے اکثر وہ باتیں جو میں تمہیں بیان کرتا ہوں غلط ہوتی ہیں 56
ابو حنیفہ کو توبہ کروائی گئی 59

بسم الله الرحمن الرحيم

پیش لفظ

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا اسلامی فقہ میں ایک عظیم نام ہے۔آنجناب کی اس حوالے سے کاوش و فہم کا ایک عالم معترف ہے—جب اللہ تعالی کسی کو عزت دیتا ہے تو آزمائش کے لئے بعض انسانوں کے دلوں میں حسد پیدا کرتا ہے—اس حسد کی آگ میں حاسد جھوٹ بولتا ہے، فریب گھڑتا ہے یہاں تک کہ جادو بھی کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔اسی لئے حاسد کے شر سے پناہ مانگی جاتی ہے۔افسوس حاسدوں کا وقت پھر کسی تعمیری و تحقیقی سرگرمی میں کم اور جدل کی نذر ہو جاتا ہے۔

ابو حنیفہ سے بعض اہل روایت کا بہت خنس تھی کیونکہ وہ اہل رائے و اجتہاد تھے اور اس امت میں ان کے مقام کے لوگ پیدا نہیں ہوئے۔روایت پسندوں نے ان کے خلاف محاذ بنائے رکھا اور ان کو حدیث کا مخالف بنا پر پیش کیا جبکہ امام صاحب مشکل حدیث کی صنف میں اور ناسخ و منسوخ فی الحدیث کا بہت علم رکھتے تھے۔ابو حنیفہ کہتے تھے کہ ایک عمل دور نبوی میں اگر مجمع میں کیا گیا ہو تو وہ حدیث مشہور ہونی چاہیے کہ ایک گروہ اس کو بیان کرے—اس کے برعکس محدثین کا ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا تھا جس کو اگر ایک ہی روایت مل جاتی جو خود ان کے اصولوں پر ضعیف ہی کیوں نہ ہوتی تو وہ اس پر عمل کرنے لگ جاتے تھے۔اس طرح ایک طرف ضعیف روایات پر عمل پیرا محدثین تھے اور دوسری طرف اہل ورع و احتیاط والے اہل رائے تھے۔ یہاں تک کہ امام بخاری و مسلم آئے اور انہوں نے صحیحین کو مرتب کر کے اس رجحان کو ختم کرنے کی کوشش کی کہ ضعیف یا حسن کو عمل میں بھی نہ لیا جائے، اگرچہ یہ کاوش کامیاب نہ ہو سکی اور امت میں صحاح الستہ کی غلط اصطلاح کو جاری کر دیا گیا۔واضح رہے کہ مولفین سنن اربع امام نسائی، ابو داود، ترمذی، ابن ماجہ نے یہ دعوی کہیں نہیں کیا کہ ہماری کتب صحیح روایات کا مجموعہ ہیں۔یہ رجحان بھی کافی صدیوں تک چلتا رہا یہاں تک کہ عصر قریب میں البانی نے چار کو آٹھ کتب میں بدل دیا یعنی ضعیف و صحیح ابو داود وغیرہ

امام ابن ابی شیبہ نے امام ابو حنیفہ کے رد میں ایک رسالہ تصنیف کیا جس میں بلا سند اقوال کو جمع کر کے خود ابن ابی شیبہ نے اپنے اوپر تنقید کی راہ پیدا کی - دوسری طرف امام ابو حنیفہ پر بہت سے جھوٹ بولے گئے ہیں اور اس قدر بولے گئے ہیں کہ ان میں آپس میں تضادات ہر صاحب عقل پر آشکار ہو جاتے ہیں –راقم کا مقصد انہی ظلمات کے پردوں کو چاک کر کے حقیقت تک جانا ہے-

افسوس امام احمد کے بیٹے عبد اللہ بن احمد نے اپنی کتاب السنہ میں اس قسم کی روایات کو جمع کیا اور اغلباً یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ امام ابو حنیفہ ایک جاہل تھے - لیکن عبد اللہ کی اس بچکانہ حرکت کو اہل علم نے پسند نہ کیا اور صدیوں تک یہ کتاب غیر معروف رہی- یاد رہے کہ عبد اللہ بن احمد ایک غالی قسم کے شخص تھے جو یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ نعوذ باللہ ، نقلِ کفر، کفر نہ باشد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش عظیم پر بٹھایا جائے گا–

یہ کتاب ویب سائٹ پر موجود سوالات و تحقیق کو یکجا کر کے مرتب کی گئی ہے جس کے لئے احباب کا مشکور ہے- اللہ تعالی ہم سب کو مسلک پرستی اور تقلید شخصی سے آزاد کرے اور جو سچ ہے اس کو بیان کرنے کی توفیق دے

ابو شہر یار

۲۰۱۹

اہل رائے اور اہل حدیث

امام ابو حنیفہ قلیل حدیث ہیں یعنی انہوں نے بہت کم حدیثیں بیان کی ہیں لیکن یہ کوئی عیب نہیں کیونکہ بعض محدثین حدیث یاد رکھتے تھے لیکن اس کا مفہوم نہیں سمجھتے تھے مثلا محمّد بن اسحاق یہ تاریخ و حدیث کے امام ہیں ان کو امیر المومنین فی الحدیث کہا جاتا ہے لیکن یہ روایت کرتے ہیں کہ عائشہ رضی الله عنہا کہتیں تھیں کہ قرآن کی کچھ آیات ایسی بھی ہیں جو مصحف میں نہیں اور ان کو بکری کھا گئی. ظاہر ہے کہ حدیث یاد رکھنے کے علاوہ دین کا علم بھی ضروری ہے

محدثین کے دو گروہ تھے ایک وہ تھے جو اگر کسی مسئلہ میں حدیث نہ ہو تو رائے کو پسند کرتا تھا اور ایک دوسرا گروہ تھا جو مسئلہ میں ضعیف روایت کو لینے کا قائل تھا مثلا امام احمد اور ابتداء میں امام بخاری

پہلے گروہ میں جلیل القدر امام المحدیثین يَحْيى بْن سَعِيد القطان ہیں یہ اہل رائے میں سے تھے

ابن عدی کتاب الكامل في ضعفاء الرجال میں لکھتے ہیں

سمعتُ ابْن حماد، حَدَّثَنا أَحْمَد بْن مَنْصُور الرمادي سَمِعت يَحْيى بن مَعِين يقول: سَمعتُ يَحْيى بْن سَعِيد القطان لا نكذب اللَّه ربما سمعنا الشيء من

رأي أبي حنيفة فاستحسناه فأخذنا بِهِ.

میں نے ابن حماد کو سنا … یحیی بن معین کو سنا انہوں نے یحیی بن سعید کو سنا ہم الله پر جھوٹ نہیں بولتے بعض اوقات ہم ابو حنیفہ کی کوئی رائے سنتے ہیں پس اس کو پسند کرتے ہیں اور اپنا لیتے ہیں

قال يَحْيى بْن مَعِين وكان يَحْيى بْن سَعِيد يذهب فِي الفتوى إِلَى مذهب الكوفيين.

يحیی بن معین کہتے ہیں کہ یحیی بن سعید کوفہ کے مذھب (اہل رائے) پر فتوی دیتے تھے

امام شعبہ بن حجاج جن کو امیر المومنین فی الحدیث کہا جاتا ہے بھی امام ابو حنیفہ کے مدح تھے. ابن عدی لکھتے ہیں

حَدَّثَنَا ابن حماد قَالَ وحدثني أَبُو بَكْر الأعين، حَدَّثني يَعْقُوب بْن شيبة عن الحسن الحلواني سَمِعْتُ شَبَابَة يَقُولُ كَانَ شُعْبَة حسن الرأي فِي أَبِي حنيفة فكان يستنشد فِي هَذِهِ الأبيات

شعبہ امام ابو حنیفہ کے لئے حسن رائے رکھتے تھے اور ان کی تعریف میں اشعار بھی کہتے تھے

جامع بيان العلم وفضله از ابن عبد البر (المتوفى: 463ھ) میں ہے

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: أَبُو حَنِيفَةَ رَوَى عَنْهُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَهُشَيْمٌ، وَوَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ لَا بَأْسَ بِهِ،

امام علی نے کہا : ابو حنیفہ ثقہ ہیں

.وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: رُبَّمَا اسْتَحْسَنَّا الشَّيْءَ مِنْ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ فَنَأْخُذُ بِهِ

امام یحیی القطان نے کہا ہم ابو حنیفہ کا قول لیتے ہیں

امام ابو حنیفہ مطلقا قیاس کے حامی نہیں تھے ابن عدی لکھتے ہیں

سمعت أَبَا عَرُوبة يَقُول: سَمعتُ سُفْيَان بْن وكيع يَقُولُ: سَمعتُ أَبِي يَقُولُ: سَمعتُ أَبَا حنيفة يَقُول البول فِي المسجد أحسن من بعض القياس.

ابو عَرُوبة کہتے ہیں انہوں نے سُفْيَان بْن وكيع کو سنا انہوں نے اپنے باپ وکیع کو کہ ابو حنیفہ کو سنا انہوں نے کہا کہ بعض قیاس سے بہتر ہے کہ مسجد میں پشاب کرے

امام احمد، سُفْيَان بْن وكيع کے لئے کہتے ہیں ما أعلم إلا خيراً میں ان میں سوائے خیر کے کچھ نہیں جانتا

عبدالله بن احمد کتاب السنہ میں اپنے باپ احمد سے نقل کرتے ہیں

سَمِعْتُ أَبِيَ يَقُولُ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ: «مِنْ حُسْنِ عِلْمِ الرَّجُلِ أَنْ يَنْظُرَ فِي رَأْيِ أَبِي حَنِيفَةَ

میں نے اپنے باپ احمد سے سنا کہ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نے کہا کہ آدمی کے علم کا حسن یہ ہے کہ وہ ابو حنیفہ کی رائے جانتا ہو

امام ابو حنیفہ کی رائے مذموم ہوتی تو اس کو اہل علم ، علم کا حسن کیوں کہتے؟

دوسرا گروہ

بعض محدثین عمل میں ضعیف حدیث کو لینے کے قائل تھے اور اسی طرح رائے کے مقابلہ میں حدیث ضعیف کو ترجیح دیتے تھے امام بخاری کا شروع میں یہی منہج تھا جیسا کہ کتاب ادب المفرد اور کتاب الفاتحہ خلف الامام سے ہوتا ہے لیکن صحیح میں انہوں نے اس کو چھوڑ دیا

عبد اللہ بن احمد اپنے باپ احمد سے کتاب السننہ میں نقل کرتے ہیں

سَأَلْتُ أَبِي رَحِمَهُ الله عَنِ الرَّجُلِ، يُرِيدُ أَنْ يَسْأَلَ، عَنِ الشَّيْءِ، مِنْ أَمْرِ دِينِهِ مَا يُبْتَلَى بِهِ مِنَ الْأَيْمَانِ فِي الطَّلَاقِ وَغَيْرِهِ فِي حَضْرَةِ قَوْمٍ مِنْ أَصْحَابِ الرَّأْيِ

وَمِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ لَا يَحْفَظُونَ وَلَا يَعْرِفُونَ الْحَدِيثَ الضَّعِيفَ الْإِسْنَادِ وَالْقَوِيَّ الْإِسْنَادِ فَلِمَنْ يَسْأَلُ، أَصْحَابَ الرَّأْيِ أَوْ أَصْحَابَ الْحَدِيثِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ قِلَّةِ مَعْرِفَتِهِمْ؟ [ص:181] قَالَ: يَسْأَلُ أَصْحَابَ الْحَدِيثِ وَلَا يَسْأَلُ أَصْحَابَ الرَّأْيِ، الضَّعِيفُ الْحَدِيثِ خَيْرٌ مِنْ رَأْيِ أَبِي حَنِيفَةَ

میں نے اپنے باپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو دین کے کسی کام پر جس سے ایمان برباد نہ ہو جسے طلاق یا دیگر پر اصحاب رائے کے پاس جائے یا ان اصحاب حدیث کے پاس جائے جو حدیث کو صحیح طرح یاد نہیں رکھتے اور قوی الاسناد کو ضعیف الاسناد سے جدا نہیں کر پاتے تو ان دونوں میں سے کس سے سوال کرے اصحاب رائے سے یا قلت معرفت والے اصحاب حدیث سے امام احمد نے کہا اصحاب حدیث سے سوال کرے اور اصحاب رائے سے نہیں ایک ضعیف حدیث ابو حنیفہ کی رائے سے بہتر ہے

افسوس کہ ضعیف راوی کو امام ابو حنیفہ سے بھی بلند کر دیا گیا اور اسی تعصب کی وجہ سے محدثین میں تفریق پیدا ہوئی- اسی تعصب کی وجہ سے امام ابو حنیفہ کی تنقیص کرنا عبادت تصور ہونے لگا اور جھوٹ کا ایک انبار ان کے حوالے سے بیان کیا گیا مثلا جرح و تعدیل کے امام احمد کتاب السنہ از عبدللہ میں کہتے ہیں

حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَلْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ سَأَلْتُ أَبَا يُوسُفَ وَهُوَ بِجُرْجَانَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، فَقَالَ: «وَمَا تَصْنَعُ بِهِ مَاتَ جَهْمِيًّا»

محمّد بن سعید بن سلم اپنے باپ سے نقل کرتا ہے کہ انہوں نے ابو یوسف سے جرجان میں ابو حنیفہ کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا میں اس سے کچھ نہیں لیتا جہمی مرا

مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَلْمٍ مجھول ہے لیکن پھر بھی اسکی بات کو صحیح مانتے ہوئے کتاب میں نقل کرتے ہیں

تاریخ الجرجاں از أبو القاسم حمزة بن يوسف بن إبراهيم السهمي القرشي الجرجاني (المتوفى: 427هـ) میں اس راوی کی تعریف لکھی ہے رجل من ولد قتيبة ایک آدمی جو قتيبة میں پیدا ہوا اس کے علاوہ اس کا احوال نہیں ملتا

امام بخاری کا اصحاب رائے سے فاتحہ خلف الامام پر اختلاف تھا اسی وجہ سے انہوں نے امام ابو حنیفہ کی کوئی رائے صحیح میں نقل نہیں کی اور تاریخ الکبیر میں کہا ہے کہ میں نے ان کی رائے پر خاموشی اختیار کی ہے

لیکن انہوں نے امام احمد کی طرح امام ابو حنیفہ کو جہمی نہیں کہا بلکہ مرجیہ کہا ہے اور دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے جہمی ہونا کفر ہے اور مرجیہ ہونا کوئی برائی نہیں

الجہمیہ کا مذہب

جھم بن صفوان کے لئے کتاب العَلو للعلي الغفار از اِمام شمس الدین الذہبی میں ہے کہ

فرقہ جھمیہ والے یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اُن کے اِس باطل قول سے پاک ہے بلکہ اُس کا عِلم ہر وقت ہمارے ساتھ ہے

الذہبی مزید بتاتے ہیں کہ أبو معاذ خالد بن سلیمان کہتے ہیں

جھم (بن صفوان) ترمذ کی گزر گاہ پر تھا اور فصیح تھا لیکن صاحبِ عِلم نہ تھا اور نہ ہی عِلم والوں کے ساتھ اُسکا اُٹھنا بیٹھنا تھا ، لہذا وہ لوگوں کے ساتھ باتیں کیا کرتا ، لوگوں نے اُسے کہا جِس اللہ کی تم عِبادت کرتے ہو ہمیں اُسکی صفات بتاو تو وہ (جھم بن صفوان) اپنے گھر میں داخل ہوا اور کئی دِن کے بعد باہر نکلا اور لوگوں کو جواب دیا کہ وہ جیسے کہ یہ ہوا ہر چیز کے ساتھ ہے ، اور ہر چیز میں ہے اور کوئی چیز اُس سے خالی نہیں تو أبو معاذ نے کہا اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے ، اللہ تو اپنے عرش پر ہے جیسا کہ خود اللہ نے اپنے بارے میں بتایا ہے

امام ابو حنیفہ کا اس سے کیا تعلق ؟

ابن قُطْلُوْبَغَا کتاب الثقات ممن لم يقع في الكتب الستة میں لکھتے ہیں

قلت: التجهم: الكلام في الصفات، وهي مسألة معروفة لا تقتضي عدم

الثقة، وإن صدق القائل عنه أنه قال: القرآن مخلوق؛ فإنما عني الصوت به شبَه المكتوب، فقد ثبت عنهم أن الصفة قديمة، ومن يوصف بما تقدم من العلم لا يُقَوّل بما يتوهم من هذا

میں کہتا ہوں جھمیہ ہونا صفات اللہ میں کلام ہے اور یہ ایک معروف مسئلہ ہے اس سے عدم ثقاہت نہیں ہوتی … اور اس پر وہم نہیں ہونا چاہیے

عبد الله بن احمد کتاب السنہ میں روایت کرتے ہیں

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قَرِيبٍ الْأَصْمَعِيِّ، عَنْ حَازِمٍ الطُّفَاوِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ: «أَبُو حَنِيفَةَ إِنَّمَا كَانَ يَعْمَلُ بِكُتُبِ جَهْمٍ تَأْتِيهِ مِنْ خُرَاسَانَ

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قَرِيبٍ الْأَصْمَعِيِّ روایت کرتے ہیں کہ .... ابو حنیفہ جھم کی کتابوں پر عمل کرتے تھے جو خراسان سے آئی تھیں

اسکی سند میں عبد الملك بن قريب الأصمعي ہیں. الذھبی میزان الاعتدال میں ان کو ابو داود صدوق کہتے ہیں .الأزدي ، ضعيف الحديث کہتے ہیں اور أبو زيد الأنصاري كذاب کہتے ہیں

عبد الله کتاب السنہ میں روایت کرتے ہیں جس میں ابو حنیفہ کو کافر کہا گیا ہے سند ہے

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنِ بْنِ الْخَرَّازِ أَبُو مُحَمَّدٍ، وَكَانَ، ثِقَةً، ثنا شَيْخٌ، مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ: قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْنٍ: هُوَ أَبُو الْجَهْمِ فَكَأَنَّهُ أَقَرَّ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ لِي حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ " اذْهَبْ إِلَى الْكَافِرِ يَعْنِي " أَبَا حَنِيفَةَ فَقُلْ لَهُ: إِنْ كُنْتَ تَقُولُ: إِنَّ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ فَلَا تَقْرَبْنَا

اس کی سند میں شیخ اہل کوفہ مجھول ہے لیکن کتاب کا حجم بڑھانے کے لئے اس مجھول شخص کی بات نقل کر ڈالی

عبد الله کتاب السنہ میں روایت لکھتے ہیں

حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سُلَيْمٍ الْمُقْرِئِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ حَمَّادًا، يَقُولُ: " أَلَا تَعْجَبُ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ يَقُولُ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ، قُلْ لَهُ يَا كَافِرُ يَا زِنْدِيقُ

سفیان کہتے ہیں میں نے حماد کو سنا کہ تم کو ابو حنیفہ کے قول پر تعجب نہیں ہوتا کہتا ہے قرآن مخلوق ہے میں نے اس کو کہا اے کافر اے زندیق

اس کی سند میں إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الطُّوسِيُّ ہے جس کا حال کتابوں میں موجود نہیں دوسرا راوی سليم المقرئ ہے جس کی توثیق نہیں ملی

اگر یہ سليم بن عيسى المقرئ ہے امام عقیلی كتاب الضعفاء الكبير میں کہتے ہیں

سُلَيْمُ بْنُ عِيسَى مَجْهُولٌ فِي النَّقْلِ، حَدِيثُهُ مُنْكَرٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ

عبدللہ کتاب السنہ میں یہ بھی نقل کرتے ہیں

حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنُ عَمٍّ، أَحْمَدَ بْنِ مَنِيعٍ أَخْبَرَنِي غَيْرُ، وَاحِدٍ: مِنْهُمْ أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ صُبَيْحٍ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: ” لَمَّا وَلِيَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ الْقَضَاءَ قَالَ: مَضَيْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ: الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ وَهُوَ مَخْلُوقٌ، فَقَالَ: هَذَا دِينِي وَدِينُ آبَائِي، فَقِيلَ لَهُ: مَتَى تَكَلَّمَ بِهَذَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُ أَوْ بَعْدَمَا خَلَقَهُ أَوْ حِينَ خَلَقَهُ، قَالَ: فَمَا رَدَّ عَلَيَّ حَرْفًا، فَقُلْتُ: يَا هَذَا اتَّقِ اللهَ وَانْظُرْ مَا تَقُولُ وَرَكِبْتُ حِمَارِي وَرَجَعْتُ

إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے اور یہی میرے باپ اور دادا کا مذھب ہے

سند میں سَعِيدُ بْنُ صُبَيْحٍ ہے جو مجھول ہے

عبد الله کتاب السنہ میں روایت لکھتے ہیں

حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ، قَالَ ” أَوَّلُ مَنْ قَالَ: الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ أَبُو حَنِيفَةَ

اسحٰق بن عبد الرحمان کہتے ہیں حسن بن ابی مالک سی وہ ابو یوسف سے جس نے سب سے پہلے کہا قرآن مخلوق ہے وہ ابو حنیفہ ہے

اس کی سند میں اسحاق بن عبد الرحمان مجھول ہے

المرجئۃ الفقہاء

ابن تیمیہ کی رائے کتاب مجموعة الرسائل والمسائل میں ہے

دخل في ((إرجاء الفقهاء)) جماعة هم عند الأمة أهل علم ودين، ولهذا لم يكفر أحد من السلف أحداً من ((مرجئة الفقهاء)) ، بل جعلوا هذا من بدع الأقوال والأفعال لا من بدع العقائد؛ فإن كثيراً من النزاع فيها لفظي، لكن اللفظ المطابق للكتاب والسنة هو الصواب؛ فليس لأحد أن يقول بخلاف قول الله ورسوله

إرجاء کی رائے فقہاء کی ایک جماعت میں آئی اور ائمہ دین کے نزدیک وہ اہل دین ہیں اور اہل علم ہیں اور سلف نے اس پر تکفیر نہیں کی بلکہ یہ اقوال و افعال کی بدعت ہے نہ کہ عقائد کی اور اس میں بیشتر لفظی نزاع ہے لیکن یہ سب کتاب اللہ اور سنت کے موافق ہے اور اس میں کچھ بھی اللہ اور اس کے رسول کے قول کے خلاف نہیں ہے

معلوم ہوا کہ وہ اہل علم جو مرجئہ فقہاء میں سے ہیں ان کے نزدیک ایمان دل کی تصدیق اور زبان کے اقرار کو کہتے ہیں۔ انہی مرجئہ فقہاء میں سے ایک گروہ کوفہ کے فقہاءِ اور عابد لوگوں میں سے سے تھا جن میں امام ابو حنیفہ شامل ہیں ان کا قول جہم بن صفوان کے قول کی طرح نہ تھا،وہ جانتے تھے کہ اگر قدرت رکھنے کے باوجودانسان زبان سے ایمان کا اقرارنہیں کرتا تو وہ مومن نہیں ہوسکتا اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ابلیس اور فرعون دل سے تصدیق کرنے باوجود کافر تھے . ان فقہاء کے نزدیک ایمان کا بڑھنا شریعت کے مکمل ہونے سے پہلے تھا اس کا مطلب (ان کے ہاں) یہ تھا کہ االلہ نے جب بھی کوئی آیت نازل کی اس کی تصدیق واجب ہو گئی تویہ تصدیق اس تصدیق میں ضم ہوگئی،جو پہلے سے تھی

ابن تیمیہ اپنے فتوی، مجموع الفتاوی ج ۷ ص ۵٤۷ میں کے الْمُرْجِئَةِ کے دس گروہ بتاتے ہیں ان میں سے ایک کے لئے کہتے ہیں

مِنْ الْمُرْجِئَةِ الْمُنْتَسِبِينَ إلَى أَبِي حَنِيفَةَ وَأَصْحَابِهِ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْإِيمَانَ الْمَعْرِفَةُ بِاَللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فِي الْجُمْلَةِ

اور وہ الْمُرْجِئَةِ جو امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کی طرف منسوب ہیں ان کا دعوی ہے کہ ایمان الله کی معرفت اور رسول کا اقرار ہے جو الله کی طرف سے ہے

ابن تیمیہ فتوی میں کہتے ہیں

إذْ كَانَ الْفُقَهَاءُ الَّذِينَ يُضَافُ إلَيْهِمْ هَذَا الْقَوْلُ مِثْلَ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَأَبِي حَنِيفَةَ وَغَيْرِهِمَا هُمْ مَعَ سَائِرِ أَهْلِ السُّنَّةِ مُتَّفِقِينَ عَلَى أَنَّ الله يُعَذِّبُ مَنْ يُعَذِّبُهُ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ بِالنَّارِ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِالشَّفَاعَةِ كَمَا جَاءَتْ الْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ

جب الْمُرْجِئَةِ کا لفظ فقہاء کی طرف مضاف کیا جاتا ہے مثلا حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ یا ابو حنیفہ کے قول کی طرف اور دوسروں کی طرف تو وہ سب اہل سنت کے ساتھ متفق ہیں کہ الله گناہ گاروں کو عذاب دے گا پھر شفاعت پر اگ سے نکالے گا جیسا کہ صحیح احادیث میں آیا ہے

معلوم ہوا مرجئہ فقہاء کوئی برائی نہیں تھی

امام ابو حنیفہ کو بعض محدثین نا پسند کرتے تھے لہذا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان پر جرح نہیں کی گئی لیکن وہ بیشتر جرح تعصب یا عدم تحقیق پر مبنی ہے مثلا

كتاب الجرح والتعديل از ابن ابی حاتم کے مطابق

نا عبد الرحمن أنا إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني فيما كتب إلى [قال] حدثنى اسحاق بن راهويه قال سمعت جريرا يقول قال محمد بن جابر اليمامى: سرق ابو حنيفة كتب حماد منى

اسحاق بن راهویه کہتے ہیں میں نے جریر کو سنا کہ محمد بن جابر الیمامی نے کہا کہ ابو حنیفہ نے مجھ سے حماد کی کتابیں چوری کیں

الذہبی کتاب میں مُحَمَّدُ بنُ جَابِرِ بنِ سَيَّارٍ السُّحَيْمِيُّ اليَمَامِيُّ پر لکھتے ہیں. ضَعَّفَهُ: يَحْيَى، وَالنَّسَائِيُّ. اس کی تضعیف یحیی اور نسائی نے کی ہے وَقَالَ البُخَارِيُّ: لَيْسَ بِالقَوِيِّ. بخاری نے کہا ہے قوی نہیں وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: سَاءَ حِفْظُهُ، وَذَهَبَتْ كُتُبُهُ ابو حاتم کہتے ہیں اس کا برا حافظہ تھا قُلْتُ: مَا هُوَ بِحُجَّةٍ، وَلَهُ مَنَاكِيْرُ عِدَّةٌ كَابْنِ لَهِيْعَةَ

میں الذہبی کہتا ہوں یہ حجت نہیں اس کی منکر روایات ہیں جیسا ابْنِ لَهِيْعَةَ ہے

عبد الله بن احمد کتاب السنہ میں اسی راوی کی ایک اور روایت لکھتے ہیں

حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ الْخُرَاسَانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: «سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ، يَشْتِمُ أَبَا حَنِيفَةَ

حَمَّادَ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ امام ابو حنیفہ کو گالیاں دیتا تھا

بعض مخالفین نے اسی طرح کے اقوال امام ابو حنیفہ کے خلاف پیش کے ہیں لیکن ان کی مدح میں جو باتیں اتی ہیں ان گول کر جائے ہیں

بعض ثقہ راویوں کا مسلک حنفی تھا

بہت سے ثقہ راوی اور حدیث کے امام ، امام ابو حنیفہ کے مسلک پر تھے

تاريخ بغداد از الخطيب البغدادي (المتوفى: 463هـ) ج ١٥ ص ٦٤٧ کے مطابق

يحيى بن معين، قال: ما رأيت أفضل من وكيع بن الجراح، قيل له: ولا ابن المبارك؟ قال: قد كان لابن المبارك فضل، ولكن ما رأيت أفضل من وكيع، كان يستقبل القبلة، ويحفظ حديثه، ويقوم الليل، ويسرد الصوم، ويفتي بقول أبي حنيفة، وكان قد سمع منه شيئا كثيرا، قال يحيى بن معين: وكان يحيى بن سعيد القطان يفتي بقوله أيضا.

یحیی بن معین کہتے ہیں میں نے وکیع بن الجراح سے افضل کسی کو نہیں پایا ان سے پوچھا گیا اور ابن مبارک کہا ابن مبارک افضل ہیں لیکن وکیع بن الجراح جیسا میں نے نہیں دیکھا حدیث کو یاد رکھتے .. اور ابو حنیفہ کے قول پر فتوی دیتے ان سے بہت کچھ سنا اور یحیی بن معین کہتے ہیں کہ یحیی بن سعید القطان بھی ابو حنیفہ کے قول پر فتوی دیتے

اگر اتنے بڑے امام الحدثین، امام ابو حنیفہ کو پسند کرتے تھے تو اس کا مطلب ہے ان کی رائے بھی پسند کی جاتی تھی اورضعیف حدیث کے مقابلے میں وہ قابل قدر تھی

الذھبی کتاب تذکرہ الحفاظ ج ١ ص ٢٢٤ میں لکھتے ہیں

مَا فِيهِ إِلَّا شُرْبُهُ لِنَبِيذِ الْكُوفِيِّينَ وَمُلَازَمَتُهُ لَهُ جَاءَ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْهُ انتهى

یعنی امام وکیع نے ابو حنیفہ کے صرف ایک قول پر فتوی دیا اور وہ ہے کوفییوں کی نبیذ پینے کے جواز میں…

وکیع مجتہد تھے اور ان کی رائے امام ابو حنیفہ کی رائے سے منطبق ہوتی تھی جس کی گواہی امام ابن معین دے رہے ہیں-امام ابن معین کی بات سے لگتا ہے صرف ایک حکم ہی نہیں بلکہ اور ابھی موقعہ پر وکیع نے امام ابو حنیفہ کی رائے پسند کی ہو گی اگر ہم تک اس کی تفصیل نہیں پہنچی تو اس کو اس بنیاد پر رد نہیں کیا جا سکتا

تاریخ بغداد میں ہے کہ امام وکیع نے کہا

وجدنا أبا حنيفة خالف مائتي حديث

ہم نے پایا کہ ابو حنیفہ ہم سے سو سو احادیث پر مخالفت کرتے

لیکن یہ قول مشکوک ہے کیونکہ ایک طرف تو کہا جاتا ہے کہ ابو حنیفہ حدیث کی روایات میں یتیم تھے قلیل الحدیث تھے اور دوسری طرف کہا جا رہا کہ وہ سو سو روایات میں مخالفت کرتے تھے

الجرح والتعديل لابن ابی حاتم کے مطابق وکیع نے کہا

نا أبو حنيفة أنه سمع عطاء إن كان سمعه

ابو حنیفہ نے ہم سے روایت کیا، انہوں نے عطاء سے سنا، اگر انہوں نے سنا ہے

لیکن یہ بھی جرح نہیں بلکہ صرف غیر جزم سے بیان کردہ بات ہے اگر وکیع کو یقین ہوتا تو اس کو سرے سے ہی بیان کرتے اور بلا جھجک کہتے کہ ابو حنیفہ نے نہیں سنا

الذہبی کتاب سیر الاعلام میں لکھتے ہیں

قَالَ مُحَمَّدُ بنُ سَعْدٍ العَوْفِيُّ: سَمِعْتُ يَحْيَى بنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ:

كَانَ أَبُو حَنِيْفَةَ ثِقَةً، لاَ يُحَدِّثُ بِالحَدِيْثِ إِلاَّ بِمَا يَحْفَظُه، وَلاَ يُحَدِّثُ بِمَا لاَ يَحْفَظُ
وَقَالَ صَالِحُ بنُ مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ يَحْيَى بنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ: كَانَ أَبُو حَنِيْفَةَ ثِقَةً فِي الحَدِيْثِ

یحیی بن معین کہتے ہیں ابو حنیفہ حدیث میں ثقہ تھے.

ایک مفرط اہل حدیث زبیر علی زئی نے اعتراض کیا ہے کہ اس کی سند ثابت نہیں لیکن اگر اس طرح جرح و تعدیل کی چھان بین کی جائے تو شاید ہی کوئی مجروح رہے اور کوئی ثقہ. دوسرے اس طریقہ کار کو صرف چند شخصیات تک محدود کرنا صریح تعصب ہے

عبد الله كتاب السنہ میں لکھتے ہیں

حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ «كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ مُرْجِئًا وَكَانَ مِنَ الدُّعَاةِ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْحَدِيثِ بِشَيْءٍ وَصَاحِبُهُ أَبُو يُوسُفَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ

ابن معین کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ ، مُرْجِئًہ تھے اور اس کی دعوت دیتے تھے اور ان کی حدیث میں کوئی چیز نہیں ہے اور ان کے صاحب ابو یوسف میں کوئی برائی نہیں

واضح رہے کہ ابن معین نے ابو حنیفہ کو لیس بشی نہیں کہا(جو جرح کے الفاظ ہیں) بلکہ کہا ہے ان کی حدیث میں کوئی(قابل اعتراض) چیز نہیں یعنی کوئی برائی نہیں

تاریخ بغداد میں بھی یہ روایات نقل ہوئی ہے

أَخْبَرَنَا العتيقي، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْد الرَّحْمَن بن عُمَر بن نصر بن مُحَمَّد الدمشقي بها، قَالَ: حَدَّثَنِي أبي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَد بن علي بن سعيد الْقَاضِي، قال: سمعت يحيى بن معين، يقول: سمعت يحيى بن سعيد القطان، يقول: لا نكذب الله، ما سمعنا أحسن من رأي أبي حنيفة، وقد أخذنا بأكثر أقواله. قال يحيى بن معين: وكان يحيى بن سعيد يذهب في الفتوى إلى قول الكوفيين، ويختار قوله من أقوالهم

خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ عتیقی نے ہمیں خبر دی کہا عبد الرحمن بن عمر بن نصر بن محمد الدمشقی نے ہمیں بیان کیا کہا کہ میں میرے والد (عمر بن نصر الدمشقی) نے بیان کیا، کہا احمد بن علی بن سعید القاضی نے ہمیں بیان کیا کہ میں نے یحیی بن معین کو کہتے سنا کہ میں نے یحیی بن سعید القطان کو کہتے سنا: "ہم اللہ کی تکذیب نہیں کرتے، ہم نے ابو حنیفہ کی رائے سے اچھی کوئی چیز نہیں سنی اور ہم ان کے اکثر اقوال لیتے ہیں۔" یحیی بن معین نے فرمایا: یحیی بن سعید کوفیوں کے قول پر فتوی دیتے تھے اور اپنے قول کو ان کے اقوال سے اختیار کرتے تھے۔

(تاریخ بغداد ج 15 ص 473)

یہ روایت ضعیف ہے اگرچہ اس طرح کی دوسری روایات ابن معین سے ثابت ہیں مثلا یہ اقوال

کتاب سؤالات ابن الجنيد لأبي زكريا یحیی بن معین میں جنید کہتے ہیں

قلت ليحيى بن معين: ترى أن ينظر الرجل في شيء من الرأي؟ فقال: «أي رأي؟» ، قلت: رأي الشافعي وأبي حنيفة، فقال: «ما أرى لمسلم أن ينظر في رأي الشافعي، ينظر في رأي أبي حنيفة أحب إلي من أن ينظر في رأي الشافعي

میں نے ابن معین سے کہا اپ کیا کہتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو رائے کے کو دیکھے؟ انہوں نے پوچھا کس کی رائے؟ کہا شافعی یا ابو حنیفہ! ابن معین نے کہا میرے مطابق مسلمان کے لئے شافعی کی رائے میں کچھ (برائی) نہیں اور ابو حنیفہ کی رائے جاننا میرے لئے شافعی کی رائے سے زیادہ محبوب ہے

اسی کتاب میں ابن معین یحیی بن سعید کی بات نقل کرتے ہیں

وسمعت يحيى يقول: «سمعت يحيى بن سعيد يقول: (أنا لا أكذب الله، ربما بلغنا الشيء من قول أبي حنيفة، فنستحسنه فنأخذ به

یحیی کہتے ہیں بے شک میں جھوٹ نہیں کہتا بعض اوقات ہم کو ابو حنیفہ کی بات ملتی ہے اس کو پسند کرتے ہیں اور لیتے ہیں

معلوم ہوا کہ ابو حنیفہ کے حوالے سے بعض محدثین ان کی رائے کو ناپسند کرتے جن کی مخالفت ابن معین اور یحیی بن سعید القطان کرتے تھے اور امام احمد اور ان کے بیٹے قبول کرتے تھے

امام عقیلی کتاب الضعفآ میں روایت لکھتے ہیں امام علی المدینی نے یحیی بن سعید سے سوال کیا : كيف كان حديثه ؟ قال : لم يكن بصاحب الحديث.

علی المدینی کہتے ہیں میں نے یحیی سے پوچھا ان (ابو حنیفہ) کی حدیث کیسی ہے ؟ کہا وہ صاحب حدیث نہیں

لیکن یہ جرح ہے ہی نہیں یہ بات صحیح ہے ابو حنیفہ نے بہت کم حدیثیں روایت کی ہیں امام یحیی بن سعید ایک مجتہد تھے اور بسا اوقات ان کو امام ابو حنیفہ کی رائے پسند آ جاتی تھی ایک صاحب حدیث تھے اور ایک

صاحب رائے! بعض محدثین اعتدال کا نقطۂ نظر رکھتے تھے جبکہ بعض محدثین مطلقا امام ابو حنیفہ کی رائے کے خلاف تھے

امام عقیلی اپنی کتاب ضعفا میں امام ابو حنیفہ کی راوی پر جرح بھی نقل کرتے ہیں اگر ان کے نزدیک امام صاحب خود ضعیف ہوتے تو ان کی جرح نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی دیکھئے جابر الجعفی ، نَصْرُ بْنُ بَابٍ کا ترجمہ

امام ابو حنیفہ تابعی ہیں؟

امام ابو حنیفہ تابعی ہیں یا نہیں اس میں اختلاف ہے

كتاب العلل المتناهية في الأحاديث الواهية از ابن الجوزی کے مطابق

قال الدارقطني: وَأَبُو حَنِيفَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ إِنَّمَا رَأَى أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بِعَيْنِهِ

دارقطنی کہتے ہیں ابو حنیفہ نے کسی صحابی سے نہیں سنا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو آنکھ سے دیکھا

سوالات حمزہ میں دارقطنی کہتے ہیں

ولم يلحق أبو حنيفة أحدا من الصحابة

ابو حنیفہ کی کسی صحابی سے ملاقات نہیں ہوئی

السلمی سوالات میں کہتے ہیں کہ دارقطنی کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ

ولا تصحُّ له رؤيةُ أنسٍ ولا رؤيةُ أحدٍ من الصحابةِ

ان کا انس کو دیکھنا صحیح نہیں اور انہوں نے کسی صحابی کو نہیں دیکھا

جبکہ أبو بكر الخطيب کہتے ہیں رأى أنس بن مالك

أبو بكر الخطيب کہتے ہیں انہوں نے أنس بن مالك کو دیکھا

كتاب أخبار أبي حنيفة وأصحابہ از الحسين بن علي بن محمد بن جعفر، أبو عبد الله الصَّيْمَري الحنفي (المتوفى: ٤٣٦ ھ) کے مطابق

امام ابو حنیفہ نے انس کو عبد الله بن أبي أوفى کو اور أَبا الطُّفَيْل عَامر بن وثلة کو دیکھا

كتاب الوافي بالوفيات از الصفدی کے مطابق

وَرَأى أنس بن مَالك غير مرّة بِالْكُوفَةِ قَالَه بن سعد

ابو حنیفہ نے کوفہ میں کئی مرتبہ انس بن مالک رضی الله عنہ کو دیکھا ایسا ابن سعد نے کہا

لیکن الطبقات ابن سعد میں یہ قول نہیں ملا

اہل قبلہ پر تلوار دراز کرنا

كتاب جزء فيه مسائل أبي جعفر محمد بن عثمان بن أبي شيبة عن شيوخه في مسائل في الجرح والتعدي از محمّد بن عثمان بن ابی شبہ کے مطابق عثمان بن ابی شیبہ کہتے ہیں امام ابو حنیفہ اہل قبلہ پر تلوار دراز کرنے کا کہتے تھے پھر کہا کہ

ابو نعيم حدثني عمار بن رزيق قال كان ابو حنيفة يكتب الى ابراهيم بن عبد الله بالبصرة يساله القدوم الى الكوفة ويوعده نصره

ابو نعیم کہتے ہیں نے کہا کہ ابو حنیفہ نے ابراہیم بن عبدللہ کو بصرہ سے کوفہ انے کے لئے لکھا اور اس سے مدد کا وعدہ کیا

لیکن ہمارے نزدیک یہ صحیح نہیں کیونکہ محمّد اور ابراہیم کا یہ خروج عباسی خلیفہ المہدی کے دور میں ہوا جبکہ امام ابو حنیفہ اس فتنہ سے دور رہے اگر وہ اس طرح کا کوئی اقدام کرتے تو بچ نہیں پاتے- ممکن نے ابو حنیفہ محمّد بن عبد اللہ اور ابراہیم کے اس خروج کے خلاف ہوں اور ان کے خلاف فتوی دیا ہو

عبد اللہ کتاب السنہ میں لکھتے ہیں

حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ الْخُرَاسَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا يُوسُفَ، يَقُولُ: «كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَرَى السَّيْفَ» قُلْتُ: فَأَنْتَ؟ قَالَ: «مَعَاذَ اللهِ

الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ نے ابو یوسف کو سنا کہ ابو حنیفہ تلوار دراز کرنے کا کہتے تھے میں نے پوچھا اور آپ انہوں نے کہا اللہ کی پناہ

الذھبی کتاب سیر الاعلام میں لکھتے کہ الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ کو حمص کا قاضی مقرر کیا گیا پھر طبرستان اور موصل کا ہیں

وَلِيَ قَضَاءَ حِمْصَ، وَقَضَاءَ طَبَرِسْتَانَ، ثُمَّ وَلِيَ قَضَاءَ المَوْصِلِ، وَكَانَ مِنْ أَوْعِيَةِ العِلْمِ، لاَ يُقَلِّدُ أَحداً قَالَ مُحَمَّدُ بنُ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمَّارٍ الحَافِظُ: كَانَ بِالمَوْصِلِ بَيْعَةٌ قَدْ خَرِبَتْ، فَاجْتَمَعَ النَّصَارَى إِلَى الحَسَنِ الأَشْيَبِ، وَجَمَعُوا مائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ، عَلَى أَنْ يَحْكُمَ لَهُم بِهَا حَتَّى تُبْنَى، فَقَالَ: ادْفَعُوا المَالَ إِلَى بَعْضِ الشُّهُوْدِ فَلَمَّا حَضَرُوا بِالجَامِعِ، قَالَ: اشْهَدُوا عَلَيَّ بِأَنِّي قَدْ حَكَمْتُ بِأَنْ لاَ تُبْنَى فَنَفَرَ النَّصَارَى، وَرَدَّ عَلَيْهِمُ المَالَ

حسن الْأَشْيَبُ پر موصل کے نصاری جمع ہوئے اور ان کو نصاری نے ایک لاکھ درہم دے لیکن انہوں نے وہ مال واپس کر دیا - یہ جرح یا مدح واضح نہیں

حسن الاشیب امام ابو حنیفہ کی رائے نقل کر رہے ہیں بعض اوقات امت میں فتنہ پرداز لوگ فساد مچاتے تھے لہذا ان کے خلاف خلفاء تلوار دراز کرتے ہی رہے ہیں

ابو نعیم نے ایک روایت پیش کی ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، - بِطَرَسُوسَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ - قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَالزَّائِغُونَ فِي الدِّينِ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةُ الْأَمْرِ بَعْدَهُ سُنَنًا الْأَخْذُ بِهَا اتِّبَاعٌ لِكِتَابِ اللهِ وَاسْتِكْمَالٌ لِطَاعَةِ اللهِ، وَقُوَّةٌ عَلَى دِينِ اللهِ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ تَغْيِيرُهَا وَلَا تَبْدِيلُهَا وَلَا النَّظَرُ فِي شَيْءٍ خَالَفَهَا، مَنِ اهْتَدَى بِهَا فَهُوَ مُهْتَدٍ وَمَنِ اسْتَنْصَرَ بِهَا فَهُوَ مَنْصُورٌ وَمَنْ تَرَكَهَا اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَلَّاهُ اللهُ مَا تَوَلَّى وَأَصْلَاهُ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

مطرف بن عبد الله رحمہ الله فرماتے ہیں: جب امام مالک بن انس رحمہ الله کے پاس ابو حنیفہ اور دیگر 'الزائغون في الدين' دین کے معاملے میں گمراہوں

کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: عمر بن عبد العزيز عليه رحمة الله العزيز کا بیان ہے: کہ رسول اللہ صلی الله عليه وسلم کی سنتوں اور آپ صلی الله علیہ وسلم کے بعد 'ولاۃ الأمر' (خلفاء) کے طریقوں پر چلنا کتاب اللہ کی پیروی، مکمل اطاعت الٰہی، اور اللہ کے دین پر مضبوطی ہے مخلوق میں سے کسی کے لیے بھی ان کو بدلنا یا ان کی مخالفت کی طرف نظر کرنا جائز نہیں ہے، جو ان کے راستے پر چلا وہ درست راہ پر چلنے والا ہے، جس نے ان کے طریقوں سے مدد چاہی وہ منصور ہے اور جس نے ان کے طریقوں کو چھوڑا وہ مؤمنین کی راہ سے ہٹ گیا اللہ عز وجل اسے اسی طرف پھیر دے گا جس طرف وہ پھرا اور اللہ عز وجل اسے جہنم میں پھینک دے گا اور جہنم کتنا برا ٹھکانا ہے۔

حلية الأولياء ٦/٣٢٤

قال عبد الله بن أحمد: سألت أبي، عن الحسن بن الخلال، الذي يقال له الحلواني. قال: ما أعرفه يطلب الحديث، وما رأيته يطلب الحديث.

احمد نے باپ سے الحسن بن علي بن محمد الهذلي، أبو علي الخلال، الحلواني پر سوال کیا کہا اس کو میں نے نہیں دیکھا کہ حدیث طلب کرتا ہو نہ میں اس کو محدث جانتا ہوں

دوسری طرف یہی راوی بتاتا ہے - جامع بيان العلم وفضله از ابن عبد البر (المتوفى: 463ھ) میں ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: قَالَ لِي شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ: كَانَ شُعْبَةُ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي أَبِي حَنِيفَةَ

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نے کہا شبابہ نے کہا امام شعبہ امام ابو حنیفہ پر اچھی رائے رکھتے تھے

اس بات کو پیش نہیں کیا جاتا کیونکہ یہ امام صاحب کی تعریف میں ہے

کتاب السنۃ از عبد اللہ بن احمد کی ضعیف روایات

عبد اللہ کتاب السنہ میں روایت لکھتے ہیں

حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، مِنْ أَهْلِ مَرْوَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ نَعُودُهُ أَنَا وَأَحْمَدُ بْنُ شَبُّوَيْهِ وَعَلِيُّ بْنُ يُونُسَ فَقَالَ لِي عَبْدُ الْعَزِيزِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، عِنْدِي سِرٌّ كُنْتُ أَطْوِيهِ عَنْكُمْ فَأُخْبِرُكُمْ، وَأَخْرَجَ بِيَدِهِ عَنْ فِرَاشِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ: «احْتَمَلْنَا عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ كَذَا وَعَقَدَ بِأُصْبُعِهِ، وَاحْتَمَلْنَا عَنْهُ كَذَا وَعَقَدَ بِأُصْبُعِهِ الثَّانِيَةِ، وَاحْتَمَلْنَا عَنْهُ كَذَا وَعَقَدَ بِأُصْبُعِهِ الثَّالِثَةِ الْعُيُوبَ حَتَّى جَاءَ السَّيْفُ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ السَّيْفُ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَقْدِرْ أَنْ نَحْتَمِلَهُ

ابن مبارک کہتے ہیں کہا أَوْزَاعِيَّ کہتے ہیں کہ ہم ابو حنیفہ سے بات لیتے تھے یہاں تک کہ امت محمّد پر تلوار کی بات آئی سو ہم نے ان سے لینا چھوڑ دیا

اس کی سند میں عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ہیں جن کے لئے الذھبی میزان میں کہتے ہیں کہ ابو داود کہتے ہیں

قال أبو داود: لا أحدث عنه اس سے روایت نہ کرو

الذھبی اس راوی کا ذکر کتاب دیوان الضعفاء میں بھی کرتے ہیں

ایسے ضعیف راویوں کی بات کی تصدیق کون کر سکتا ہے جبکہ مسلکی تعصب کی فضا ہو اگر یہ بات صحیح ہے تو معلوم ہوا کہ ابو حنیفہ کی رائے سے کسی کو کوئی مسئلہ نہیں تھا حتی کہ ان کا قتل کا ایک فتوی آیا وہ کیا تھا یہ بھی نقل نہیں ہوا

یہی راوی روایت کرتا ہے عبد اللہ بن احمد کی کتاب السنہ میں ہے

حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ خَالِدِ بْنِ شَقِيقٍ ابْنَ عَمِّ، عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ يَقُولُ: قَدِمْتُ مِنَ الْحَجِّ فَأَدْرَكْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِالْعِرَاقِ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَضَلَ مَعِي مِنْ نَفَقَةِ الْحَجِّ شَيْءٌ تَرَى إِلَى أَنْ أَكْتُبَ بِرَأْيِ أَبِي حَنِيفَةَ؟ فَقَالَ: «لَا»، فَقُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: «لِأَنَّهُ عَقْلُ رَجُلٍ لَيْسَ بِذَاكَ»

عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ کہتے ہیں میں حج پر گیا اور عراق کے ابن مبارک سے ملا ان سے ابو حنیفہ کی رائے پوچھی تو ابن مبارک نے انکار کیا اور کہا کہ یہ آدمی ایسا (مناسب) نہیں

عبد اللہ کتاب السنہ میں یہ بھی نقل کرتے ہیں کہ ابن مبارک اور ابو حنیفہ نے ساتھ نماز پڑھی ابو حنیفہ نے ابن مبارک سے کہا

ترفع یدیک فی کل تکبیرة کانک ترید ان تطیر

تم نماز کی ہر تکبیر میں رفع الیدین کرتے ہو جیسے کہ اڑنا اور پرواز کرنا چاہتے ہو

ابن المبارک نے ابوحنیفہ کی بات پر کہا

ان کنت انت تطیر فی الاولیٰ فانی اطیر فیما سواھا

اگر آپ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرتے ہوئے ارادہ پرواز و اڑان رکھتے ہوں تو میں آپ ہی کی طرح باقی مواقع میں نماز میں پرواز کرنا چاہتا ہوں

دونوں بزرگوں نے ایک دوسرے کا گریبان نہیں پکڑا بلکہ اس کو بزرگوں کا تفنن سمجھنا چاہئے. دونوں نے اپنے مسلک کا مسئلہ ہی سمجھا اس واقعہ سے سلف کا منہج سمجھا جا سکتا ہے دونوں کو پتا ہے کہ ایک رفع الیدین کرتا ہے ایک نہیں لیکن ساتھ نماز بھی پڑھتے ہیں

عبد اللہ کی کتاب السنة میں روایت ہے

حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، سَمِعْتُ أَبَا الْوَزِيرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَعْيَنَ رَضِيَ الله عَنْهُ وَصِيَّ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَلَى ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالدَّارُ غَاصَّةٌ بِأَصْحَابِ الْحَدِيثِ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَسْأَلَةُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ فِيهِ أَحَادِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ خِلَافَ هَذَا فَغَضِبَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَقَالَ: أَرْوِي لَكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ تَأْتِينِي بِرَجُلٍ كَانَ يَرَى السَّيْفَ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس میں ہے کہ ابن مبارک ایک شخص پر ناراض ہوئے اس کو انہوں نے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنائی اور اس نےابو حنیفہ کی رائے بیان کی

اس کی سند میں بھی عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ہے

عبداللہ کتاب السنہ میں روایت کرتے ہیں

حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ الْخُرَاسَانِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَمَّاسٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثنا عَبْدُ الله بْنُ الْمُبَارَكِ، بِالثَّغْرِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُكْنَى أَبَا خِدَاشٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا تَرْوِ لَنَا عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، فَإِنَّهُ كَانَ مُرْجِئًا فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيْهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ، وَكَانَ بَعْدُ إِذَا جَاءَ الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَأْيِهِ ضَرَبَ عَلَيْهِ ابْنُ

الْمُبَارَكِ مِنْ كُتُبِهِ وَتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُ، وَذَلِكَ آخِرُ مَا قَرَأَ عَلَى النَّاسِ بِالثَّغْرِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَمَاتَ

إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَمَّاسٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ کہتے ہیں ہم سے الثَّغْرِ میں ابن مبارک نے ابو حنیفہ کے بارے بیان کیا پس ایک شخص کھڑا ہوا جسکی کنیت ابو خداش تھی اور بولا اے ابا عبد الرحمان ہم سے ابو حنیفہ کی روایت نہ کریں کیونکہ وہ مرجئہ تھے ابن مبارک نے اسکا انکار نہیں کیا پس اس کے بعد جب ابو حنیفہ کی روایت اوررائے اتی تو ابن مبارک نے اس کو ترک کیا اور یہ الثَّغْرِ میں آخر میں ہوا اس کے بعد ابن مبارک چلے گئے اور مر گئے

یہ واقعہ بھی مسلکی تعصب پر مبنی ہے ابن مبارک آخری وقت تک ابو حنیفہ کی روایت کرتے رہے الثَّغْرِ کے ایک مجھول شخص کے کہنے پر شرمندہ ہوئے اور ابو حنیفہ کی رائے چھوڑ دی، بہت عجیب بات ہے

اگر ابن مبارک ابو حنیفہ کو نا پسند کرتے تھے تو ساتھ نماز کیوں پڑھتے تھے پھر آخری عمر تک ان کی حدیث اور رائے بیان کرتے رہے اس قسم کے متضاد قصے بیان کر کے عبدللہ بن احمد پتا نہیں کس کا قد بڑھاتے رہے

عبد اللہ کتاب السنہ میں روایت کرتے ہیں

حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ، ثنا أَبُو حَفْصٍ التِّنِّيسِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: «مَا وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ مَوْلِدٌ أَشَرُّ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي مُسْلِمٍ وَمَا أُحِبُّ أَنَّهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنِّي خَيْرٌ مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمَا وَأَنَّ لِيَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

الاوزَاعِيِّ کہتے ہیں اسلام میں ابو حنیفہ سے برا شخص پیدا نہیں ہوا

اس کی سند میں عمرو بن أبى سلمة التنيسى ، أبو حفص الدمشقى ہیں ان کو میزان اعتدال از الذھبی کے مطابق ابن معین اور الساجی ضعیف کہتے ہیں ابن حاتم کہتے ہیں نا قابل احتجاج ہیں

عبد اللہ کتاب السنہ میں لکھتے ہیں

حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ الْخُرَاسَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ، قَالَ ذَكَرَ الْأَوْزَاعِيُّ أَبَا حَنِيفَةَ فَقَالَ: " هُوَ يَنْقُضُ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً

اس کی سند میں مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ ہے-الذھبی سير أعلام النبلاء میں کہتے ہیں ان کو آخری عمر میں اختلاط ہو گیا تھا- النَّسَائِيُّ ان کو لَيْسَ بِالقَوِيِّ ، قوی نہیں کہتے ہیں. عبدللہ کو امام احمد کی بات سنا چاہیے تھی کتاب العلل میں وہ کہتے ہیں قال عبد الله بن أحمد: ذكر أبي محمد بن كثير المصيصي فضعفه جدًا بہت ضعیف ہے .

عبد اللہ کتاب السنہ میں لکھتے ہیں

حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ الْخُرَاسَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، يَقُولُ: «مَا وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ مَوْلُودٌ أَضَرُّ عَلَى الْإِسْلَامِ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ»

سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ کہتے ہیں ابو حنیفہ سے زیادہ مضررساں اسلام میں پیدا نہیں ہوا

اس کی سند میں مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ ہے جو مجھول ہے

عبد اللہ امام مالک کی بات نقل کرتے ہیں

حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنِي الْحُنَيْنِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: «مَا وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ مَوْلُودٌ أَضَرَّ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ»، وَكَانَ يَعِيبُ الرَّأْيَ

اس کی سند میں إسحاق بن إبراهيم الحنينی ہے جس پر شدید جرح ہے اور سخت ضعیف ہے. ابن أبي حاتم عن أبي زرعة: صالح، يعني في دينه لا في حديثه یہ دین میں صالح ہے لیکن اپنی روایت میں نہیں

عبد الله کی کتاب السنہ میں ہے

حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، سَمِعْتُ مُعَرَّفًا، يَقُولُ: دَخَلَ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَى الْأَعْمَشِ يَعُودُهُ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ، عَلَيْكَ مَجِيئِي لَعُدْتُكَ فِي كُلِّ يَوْمٍ، فَقَالَ الْأَعْمَشُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو حَنِيفَةَ، فَقَالَ: «يَا ابْنَ النُّعْمَانِ أَنْتَ وَاللَّهِ ثَقِيلٌ فِي مَنْزِلِكَ فَكَيْفَ إِذَا جِئْتَنِي»[السنة لعبد الله بن أحمد 1/ 190

اعمش کے شاگرد معرف بن واصل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابوحنیفہ ،اعمش کی عیادت کرنے کے لئے آئے اور کہا : ”اے اعمش ! اگر میرا آپ کے پاس آنا آپ کو بوجھ نہ لگتا تو میں تو روزآنہ آپ کی عیادت کرتا “ ۔ اعمش نے کہا: یہ کون آگیا ؟ لوگوں نے کہا یہ ابوحنیفہ صاحب ہیں ۔ یہ سن کر اعمش نے کہا: اے نعمان کے بیٹے! اللہ کی قسم تو تو اپنے گھر میں بھی بوجھ بنا ہواہے پھرمیرے پاس آئے گا تو بوجھ کیوں نہیں بنے گا۔

سند میں عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ہیں جن کے لئے الذھبی میزان میں کہتے ہیں کہ ابو داود کہتے ہیں

قال أبو داود: لا أحدث عنه اس سے روایت نہ کرو

الذھبی اس راوی کا ذکر کتاب دیوان الضعفاء میں بھی کرتے ہیں

دوسری طرف الکامل فی ضعفاء الرجال میں سند صحیح سے مروی ہے۔ دیکھئے۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمد بن عبيدة، حَدَّثَنا المزني إسماعيل بن يَحْيى، حَدَّثَنا علي بْن معبد عن عُبَيد اللَّه بْن عَمْرو الجزري، قَال: قَال الأَعْمَش يَا نعمان يعني أَبَا حنيفة ما تقول فِي كذا قَال: مَا تقول فِي كذا قَالَ كذا قَالَ من أين قلت قَالَ أنت حدثتني عن فلان عَنْهُ فَقَالَ الأَعْمَش يَا مَعْشَرَ الفقهاء أنتم الأطباء ونحن الصيادلة.

الکامل فی ضعفاء الرجال238/8

عبیداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ اعمش نے کہاے نعمان (ابوحنیفہ)آپ فلاں فلاں مسئلہ میں کیاکہتے ہیں یعنی اپ کی رائے کیاہے تو انہوں نے جواب دیا۔ اس پر اعمش نے سوال کیاآپ کی ان باتوں کی دلیل کیاہے توفرمایا وہی حدیث جوآپ نے فلاں کی سند سے بیان کی تھی اس پر اعمش نے کہا۔اے گروہ فقہاء تم طبیب ہو اورہم پنساری ہیں۔

عبد اللہ کتاب السنہ میں روایت کرتے ہیں

حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، ثنا مُؤَمَّلٌ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، شَرِيكُ الرَّبِيعِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ، يَقُولُ: «مَا وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ مَوْلُودٌ أَشْأَمَ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ

ابن عون کہتے ہیں کہ اسلام میں ابو حنیفہ سے زیادہ منحوس پیدا نہیں ہوا

اس کی سند میں الرَّبِيعِ بْنِ صُبَيْحٍ ہے . الذھبی کی میزان الاعتدال میں ہے کہ ابن معین اور النَّسَائِيّ کےمطابق یہ راوی خود ضعیف   ہے

عجیب بات ہے کہ امام ابو حنیفہ کے حوالے سے یہ الفاظ بھی ہیں اور ریکارڈ میں یہ بھی ہے کہ یہ لوگ ابو حنیفہ کے مسلک کے مطابق عمل کرتے تھے

البغوي الشافعي (المتوفى: 516ھ) شرح السنہ میں لکھتے ہیں

وَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلا عِنْدَ الافْتِتَاحِ، يُرْوَى ذَلِكَ عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالنَّخَعِيِّ، وَبِهِ قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ، وَاحْتَجُّوا

بِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الله بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: «أَلا أُصَلِّي بِكُمْ صَلاةَ رَسُولِ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى، وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلا أَوَّلَ مَرَّةٍ».

اور ایک قوم نے اس مذھب کو اختیار کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کرنے پر ہی ہاتھ اٹھائے اس کی روایت کی ہے شَّعْبِيِّ اور ابراہیم نَّخَعِيّ نے اور یہ قول ہے ابن ابی لیلی کا سفیان ثوری کا اصحاب رائے کا اور انہوں نے دلیل لی ہے جو عبدللہ ابن مسعود نے روایت کیا ہے کہ میں تم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ نہ بتاؤں پس اپ نے نماز پڑھی اور سوائے پہلی بار کے ہاتھ نہیں اٹھائے

فقہ مالکی کی کتاب المدونة میں ہے

قَالَ مَالِكٌ: لَا أَعْرِفُ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي شَيْءٍ مِنْ تَكْبِيرِ الصَّلَاةِ لَا فِي خَفْضٍ وَلَا فِي رَفْعٍ إلَّا فِي افْتِتَاحِ

امام مالک کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ رفع یدین ہو نماز میں کسی چیز پر نہ جھکنے پر نہ اٹھنے پر سوائے نماز شروع کرنے کے

عقیقہ کے لئے امام مالک الموطا میں کہتے ہیں

قَالَ مَالِكٌ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْعَقِيقَةِ، أَنَّ مَنْ عَقَّ، فَإِنَّمَا يَعُقُّ عَنْ وَلَدِهِ بِشَاةٍ شَاةٍ. الذُّكُورِ، وَالْإِنَاثِ. وَلَيْسَتِ الْعَقِيقَةُ بِوَاجِبَةٍ. وَلَكِنَّهَا يُسْتَحَبُّ الْعَمَلُ بِها

مالک کہتے ہیں عقیقہ واجب نہیں اس پر عمل مستحب ہے

کچھ ایسی ہی بات امام محمّد امام ابو حنیفہ سے نقل کرتے ہیں

الغرض امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی علیہ پر جرح کی گئی اور ان کی مدح بھی خوب ہوئی اگرچہ وہ روایت کے امام نہیں تھے لیکن فقہ حدیث

میں بہت علم رکھتے تھے بہت سے مسائل میں امام مالک اور امام ابو حنیفہ یک خیال ہیں مثلا عقیقہ کا غیر واجب ہونا ، نماز میں پہلی تکبیر کے بعد رفع الیدین نہ کرنا . امام مالک تو شوال کے چھ روزوں کو بدعت کہتے تھے لہذا چند فروعات میں اختلاف کا مطلب یہ نہیں کہ دوسرا شخص جاہل تھا یا حدیث کا مخالف تھا

امام ابن معین کی ابو حنیفہ پر جرح کا فسانہ

کتاب الکامل از ابن عدی میں لکھتے ہیں

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سليمان، حَدَّثَنا ابن أبي مريم، قالَ: سَألتُ يَحْيى بْنَ مَعِين، عَن أبي حنيفة؟ قَال: لاَ يكتب حديثه.

عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سليمان کہتے ہیں ابن أبي مريم نے کہا میں نے يَحْيى بْنَ مَعِين سے أبي حنيفة کے بارے میں سوال کیا ؟ کہا اس کی حدیث نہ لکھو

اس کی سند میں راوی (احمد بن سعد بن الحکم) ابن ابی مریم (م ۲۵۳ھ) کے بارے میں نسائی کہتے ہیں

لابأس بہ اس میں کچھ حرج نہیں تهذيب التهذيب لابن حجر

ابن حجر نے صدوق کہا ہے جو ثقاہت کا ادنی درجہ ہے

الذھبی کتاب سير الاعلام میں ان صاحب أحمد بن سعد کے ترجمہ میں لکھتے ہیں

وَتحرَّجَ بِيَحْيَى بنِ مَعِيْنٍ

اور یہ یحیی ابن معین سے دور رہا

یعنی ان سے روایت نہیں لی

الضعفاء الكبير للعقيلي میں امام عقیلی لکھتے ہیں

حدّثنا محمّد بن عثمان (بن أبی شيبۃ) قال: سمعت يحيٰی بن معين وسئل عن أبی حنيفہ، قال: كان يضعّف فی الحديث.

محمد بن عثمان بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ میں نے امام یحیٰی بن معین سے سنا، ان سے امام ابو حنیفہ کے بارے میں میں سوال کیا گیا توا نہوں نے فرمایا، وہ حدیث میں ضعیف قرار دئیے گئے ہیں۔

الذهبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں کہ ان کو صالح جزرة ثقہ کہتے ہیں لیکن عبد الله بن أحمد بن حنبل نے کہا : كذاب. کذاب ہے

وقال ابن خراش: كان يضع الحديث. حدیثیں گھڑتا ہے

وقال مطين: هو عصا موسى تلقف ما يأفكون. یہ تو موسی کا عصی ہے سب ہڑپ کر جایا ہے

پر لطف بات ہے کہ امام معین اپنے خاص شاگردوں مثلا ابن جنید کو ابو حنیفہ کی رائے بتاتے تھے

کتاب سؤالات ابن الجنيد لأبي زكريا يحيى بن معين میں جنید کہتے ہیں

قلت ليحيى بن معين: ترى أن ينظر الرجل في شيء من الرأي؟ فقال: «أي رأي؟» ، قلت: رأي الشافعي وأبي حنيفة، فقال: «ما أرى لمسلم أن ينظر في رأي الشافعي، ينظر في رأي أبي حنيفة أحب إلي من أن ينظر في رأي الشافعي

میں نے ابن معین سے کہا اپ کیا کہتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو رائے کے کو دیکھے؟ انہوں نے پوچھا کس کی رائے؟ کہا شافعی یا ابو حنیفہ! ابن معین نے کہا میرے مطابق مسلمان کے لئے شافعی کی رائے میں کچھ (برائی) نہیں اور ابو حنیفہ کی رائے جاننا میرے لئے شافعی کی رائے سے زیادہ محبوب ہے

اسی کتاب میں ابن معین یحیی بن سعید کی بات نقل کرتے ہیں

وسمعت يحيى يقول: «سمعت يحيى بن سعيد يقول: أنا لا أكذب الله، ربما بلغنا الشيء من قول أبي حنيفة، فنستحسنه فنأخذ به

یحیی کہتے ہیں بے شک میں جھوٹ نہیں کہتا بعض اوقات ہم کو ابو حنیفہ کی بات ملتی ہے اس کو پسند کرتے ہیں اور لیتے ہیں

امام شافعی کی ابو حنیفہ پر جرح کا فسانہ

کتاب آداب الشافعي ومناقبه از ابن ابی حاتم کی روایت ہے

أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيَّ، يَقُولُ: «مَا أُشَبِّهُ رَأْيَ أَبِي حَنِيفَةَ إِلا بِخَيْطِ سَحَّارَةٍ، تَمُدُّهُ هَكَذَا فَيَجِيءُ أَصْفَرَ، وَتَمُدُّهُ هَكَذَا فَيَجِيءُ أَخْضَرَ»

امام شافعی نے فرمایا: میں ابوحنیفہ کی رائے کو جادو گر کے دھاگے کے سوا کچھ نہیں سمجھتا، کہ جسے ایک طرف کھینچیں تو پیلا ہوجائے اوردوسری طرف کھینچیں تو ہرا ہوجائے۔

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ مَرَّةً أُخْرَى، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ: «مَا أُشَبِّهُ أَصْحَابَ الرَّأْيِ إِلا بِخَيْطِ سَحَّارَةٍ، تَمُدُّهُ هَكَذَا فَيَجِيءُ أَصْفَرَ، وَتَمُدُّهُ هَكَذَا فَيَجِيءُ أَخْضَرَ»

امام شافعی نے فرمایا: میں اصحاب الرئے (کی رائے) کو جادو گر کے دھاگے کے سوا کچھ نہیں سمجھتا، کہ جسے ایک طرف کھینچیں تو پیلا ہوجائے اوردوسری طرف کھینچیں تو ہرا ہوجائے۔

ان دونوں اقوال میں أحمد بن سنان بن أسد بن حبان الواسطی کا تفرد ہے الذھبی کے مطابق یہ ١٧٠ ہجری کے بعد پیدا ہوئے ہیں اور امام الشافعی سن ٢٠٤ ہجری میں فوت ہوئے -الذھبی باوجود یہ کہ خود الشافعی ہیں وہ احمد بن سنان کو اصحاب الشافعی میں شمار نہیں کرتے

امام الشافعی نے اپنی کتاب الام میں امام ابو حنیفہ کا ذکر کیا ہے ان کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے اور ان کے بہت سے اقوال و ارا کو قبول بھی کیا ہے

ابن ابی شیبہ کی عدم فقاہت

امام ابن شیبہ نے اپنی مصنف ابن ابی شیبہ میں ایک پورا باب امام ابو حنیفہ رحم اللہ کے رد میں لکھا ہے لیکن حیرت ہے کہ محدث ہو کر بھی انہوں نے ابو حنیفہ کے اقوال کی سند نہیں دی- اس طرح اپنی پوری محنت کو محض تعصب عصری یا پیلی صحافت میں بدل دیا-

بھلا کوئی ایسے بے سند اقوال سے کون کہہ سکتا ہے کہ یہ ابو حنیفہ نے ہی کہا ہے جبکہ ان سے متعلق ضعیف سے ضعیف راوی کی روایت کتاب السنہ میں عبد اللہ بن احمد نے نقل کر دی ہے- ابن ابی شیبہ کو محدث ہوتے ہوئے ایسی حرکت زیب نہیں دیتی کہ کسی کے بارے میں بھی رطب و یابس بلا سند نقل کر دیں

اب ایک مثال سے سمجھاتے ہیں

ابن ابی شیبہ روایات پیش کرتے ہیں کہ اہل بیت کے آزاد کردہ غلاموں پر صدقہ حرام ہے پھر ابو حنیفہ کی رائے پیش کرتے ہیں کہ یہ حرام نہیں ہے

اس کی وجہ کیا ہے کہ ابو حنیفہ حدیث کے خلاف رائے ہے کبھی غور کریں تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والے تھے جو فدک کے باغات میں سے فے اور خمس کھاتے تھے لیکن وقت کے ساتھ وہ بڑھتے چلے گئے اور ایک خاندان نہیں سیکڑوں خاندانوں میں بنو عباس کے دور تک بٹ چکے تھے

اب نہ ان کو فے مل رہا تھا نہ خمس اور موالی پر صدقہ کی پابندی کا حکم جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے لئے خاص تھا اس پر عمل نا ممکن تھا کیونکہ اصل اہل بیت رہے ہی نہیں

ابو حنیفہ کی مخالفت کرنے والے یہ بتائیں کہ آج اہل بیت کو ڈھونڈھ کر ان کو مال فے اور خمس کیوں نہیں دیا جا رہا؟

اصحاب امام

كتاب سؤالات البرقاني للدارقطني رواية الكرجي عنه میں دارقطنی کہتے ہیں

سألته عن محمد بن الحسن صاحب أبي حنيفة رحمه الله, فقال: قال يحي بن معين كذاب, وقال فيه أحمد يعني بن حنبل نحو هذا, قال أبو الحسن: وعندي لا يستحق الترك

دارقطنی کہتے ہیں ہمارے نزدیک محمّد بن الحسن اس کے مستحق نہیں کہ انکو ترک کیا جائے

اسی کتاب میں دارقطنی کہتے ہیں

سألته عن أبي يوسف صاحب أبي حنيفة فقال: هو أقوى من محمد بن الحسن

ابو یوسف، محمّد بن الحسن سے قوی ہیں

كتاب سؤالات البرقاني للدارقطني رواية الكرجي عنه میں دارقطنی کہتے ہیں

وعن زفر بن الهذيل صاحب أبي حنيفة, فقال ثقة

زفر بن الهذيل صاحب أبي حنيفة ثقة ہیں

كتاب الجرح والتعديل از ابن ابی حاتم کے مطابق

یحیی بن معین کہتے ہیں كان أبو يوسف القاضى يميل إلى اصحاب الحديث كثيرا وكتبنا عنه

امام ابو یوسف قاضی کا میلان اصحاب حدیث کی طرف تھا اور ان سے لکھتے تھے

امام ابو حنیفہ کے اصحاب رائے تھے لیکن محدثین میں سے ہیں

کتاب الحیل کا گھڑا جانا

خطیب بغدادی نے کتاب الحیل کا تاریخ بغداد میں ذکر کیا ہے

محمد بن بشر أبو عبد الله الرقى حدث عن خلف بن بيان كتاب الحيل في الفقه لأبي حنيفة، رواه عنه أبو الطيب محمد بن الحسين بن حميد بن الربيع الكوفي، وذكر أنه سمعه منه في سنة ثمان وخمسين ومائتين، بسر من رأى.

محمّد بن بشر ابو عبد الله الرقی نے خلف بن بیان سے کتاب الحیل کو امام ابو حنیفہ کی فقہ کے لئے روایت کیا ہے

معلوم ہوا یہ کتاب خلف بن بیان کی سند سے ہے – خلف بن بیان خود ایک مجھول شخص ہے جس کا ترجمہ خطیب نے خود بھی پیش نہیں کیا

کتاب الحیل کے لئے خطیب بغدادی نے لکھا ہے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الحَنَّائِيُّ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الله الشَّافِعِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبة الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الله بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ : مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ الْحِيَلِ لِأَبِي حَنِيفَة أَحَلَّ مَا حَرَّمَ الله، وَحَرَّمَ مَا أَحَلَّ الله

(تاریخ بغداد : 426/13)

ہمیں محمد بن عبیداللہ حنائی نے خبر دی ، وہ کہتے ہیں : ہمیں محمد بن عبد اللہ شافعی نے خبر دی، انہوں نے کہا : ہمیں محمدبن اسماعیل سلمی نے بیان کیا ، وہ بیان کرتے ہیں : ہمیں ابوتوبہ ربیع بن نافع نے خبر دی ، وہ کہتے ہیں : ہمیں امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے یہ بات بتائی کہ: جو شخص امام ابوحنیفہ کی ”

کتاب الحیل کا مطالعہ کرے گا ، وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کوحلال کہنے لگے گا اور اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام ٹھہرانے لگے گا۔

اس قول کی نسبت عبد اللہ ابن مبارک کی طرف ہے جن کے لئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عمر کے آخری وقت تک فقہ حنفی کی تبلیغ کرتے تھے مخالفین امام ابو حنیفہ یعنی عبد اللہ بن احمد کتاب السنہ میں لکھتے ہیں

عبداللہ کتاب السنہ میں روایت کرتے ہیں

حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ الْخُرَاسَانِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَمَّاسٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، بِالثَّغْرِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُكْنَى أَبَا خِدَاشٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا تَرْوِ لَنَا عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، فَإِنَّهُ كَانَ مُرْجِئًا فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيْهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ، وَكَانَ بَعْدُ إِذَا جَاءَ الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَأْيِهِ ضَرَبَ عَلَيْهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ مِنْ كُتُبِهِ وَتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُ، وَذَلِكَ آخِرُ مَا قَرَأَ عَلَى النَّاسِ بِالثَّغْرِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَمَاتَ

إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَمَّاسٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ کہتے ہیں ہم سے الثَّغْرِ میں ابن مبارک نے ابو حنیفہ کے بارے بیان کیا پس ایک شخص کھڑا ہوا جسکی کنیت ابو خداش تھی اور بولا اے ابا عبد الرحمان ہم سے ابو حنیفہ کی روایت نہ کریں کیونکہ وہ مرجئہ تھے ابن مبارک نے اسکا انکار نہیں کیا پس اس کے بعد جب ابو حنیفہ کی روایت اوررائے اتی تو ابن مبارک نے اس کو ترک کیا اور یہ الثَّغْرِ میں آخر میں ہوا اس کے بعد ابن مبارک چلے گئے اور مر گئے

یہ واقعہ بھی مسلکی تعصب پر مبنی ہے ابن مبارک آخری وقت تک ابو حنیفہ کی روایت کرتے رہے الثَّغْرِ کے ایک مجھول شخص کے کہنے پر شرمندہ ہوئے اور ابو حنیفہ کی رائے چھوڑ دی، بہت عجیب بات ہے

اگر ابن مبارک ابو حنیفہ کو نا پسند کرتے تھے تو ساتھ نماز کیوں پڑھتے تھے پھر آخری عمر تک ان کی فقہ کی ترویج کیوں کرتے رہے

یہ متضاد قصے لوگوں نے مخالفت میں تو گھڑ لئے لیکن اس کو بیان کرنے والے علماء کو دیکھنا چاہیے کہ کیا نقل کرتے پھر رہے ہیں

آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات نقل کرے

کتاب الحیل کے الذھبی تاریخ الاسلام میں امام محمد کے ترجمہ میں لکھتے ہیں

قال أحمد بن أبي عِمران: إنّما وضعه إسماعيل بن حمّاد بن أبي حنيفة

احمد بن ابی عمران کہتے ہیں اس کو اسمٰعیل بن حماد بن ابن حنیفہ نے گھڑا تھا

الذھبی امام محمد کا قول بھی پیش کرتے ہیں کہ یہ ہماری کتاب نہیں ہم پر ڈالی گئی یا منسوب کی گئی ہے

کہا جاتا ہے کہ کتاب الحیل میں ایک مسئلہ پر ابو حنیفہ کی رائے پر امام بخاری نے جرح کی ہے

امام بخاری صحیح میں بَابٌ فِي الهِبَةِ وَالشُّفْعَةِ میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں نے کہا

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: ” إِنْ وَهَبَ هِبَةً، أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ، حَتَّى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِينَ، وَاحْتَالَ فِي ذَلِكَ، ثُمَّ رَجَعَ الوَاهِبُ فِيهَا فَلاَ زَكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا. فَخَالَفَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الهِبَةِ، وَأَسْقَطَ الزَّكَاةَ

العینی اس کو رد کرتے کہ اس سے مراد احناف ہیں مصطفی البغا کہتے ہیں

ورد عليه العيني بأن هذا الاحتيال لم يقل به أبو حنيفة ولا أصحابه رحمهم الله تعالى وإن كانوا يقولون بجواز الرجوع بالهبة فلذلك قيود وشروط وأدلة

يعتمد عليها تحمي هذا الإمام وأصحابه رحمهم الله تعالى من مخالفة رسول الله صلى الله عليه وسلم أو الاحتيال للفرار من فريضة من فرائض الإسلام

بخاري نے تیس دفعہ بعض الناس کے الفاظ صحیح میں استعمال کیے ہیں اور ان سے ہر دفعہ احناف مراد نہیں ہوتے

کتاب فقہ الاکبر کا گھڑا جانا

امام الذهبی کتاب تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام میں ص ١٣ ج ٨٧ پر لکھتے ہیں

أبو مطيع البلْخيّ، هُوَ الحَكَم بْن عبد الله الفقيه صاحب كتاب الفقه الأكبر

أبو مطيع البلْخيّ، وہ الحَكَم بْن عبد الله الفقيه ہیں صاحب كتاب الفقه الأكبر ہیں

معلوم ہوا کا یہ کتاب امام ابو حنیفہ کی ہے ہی نہیں

خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (المتوفى: ١٣٩٦ ھ) کتاب الاعلام میں امام ابو حنیفہ کے لئے لکھتے ہیں ۔

وتنسب إليه رسالة " الفقه الأكبر " ولم تصح النسبة

اور ان سے ایک تحریر الفقه الاکبر منسوب ھے اور اس کی نسبت ان سے صحیح نہیں

غیر مقلد زبیر علی نے اعتراف کیا ہے کہ یہ کتاب ثابت نہیں ہے - ماہنامہ الحدیث شمارہ نمبر 104 میں لکھا

امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب غیر ثابت کتاب ''الفقہ الاکبر'' میں لکھا ہوا ہے:

''ولـه يـد ووجـه و نـفـس فـمـا ذكـره اللّٰه تعالٰى فى القرآن من ذكر الوجه واليد والـنـفـس فهو له صفات بلا كيف ولا يقال إن يده قدرته أو نعمته لأن فيه ابطال الصفة وهو قول أهل القدر والاعتزال ولكن يده صفته بلا كيف...'' إلخ

اس سے واضح ہے کہ اس کتاب اور اس میں بیان کردہ عقائد کی نسبت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے درست نہیں

ماہنامہ محدث فروری ۲۰۲۰ شمارہ:386 جمادی الثانی 1441 جلد:51 میں مضمون کیا صفاتِ الٰہیہ میں ائمہ اربعہ مفوضہ ہیں از محمد زبیر   میں امام ابو حنیفہ کا عقیدہ واپس فقہ اکبر کی نسبت سے اس طرح درج کیا گیا

امام بزدوی (متوفی ۴۸۲ھ) فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے اعتقادی مسائل میں 'فقہ اکبر' کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی تھی جس میں اُنہوں نے صفاتِ باری تعالیٰ کا اثبات کیا تھا اور صفات کے اثبات کا یہی منہج متقدمین فقہائے حنفیہّ کا ہے۔بزدوی لکھتے ہیں:

العلم نوعان: علم التوحيد والصفات وعلم الشرائع والأحكام والأصل في النوع الأول « هو التمسك بالكتاب والسنة ومجانبة الهوٰى والبدعة ولزوم طريق السنة والجماعة الذي عليه الصحابة والتابعون ومضٰى عليه الصالحون وهو الذي كان عليه أدركنا مشايخنا وكان على ذلك سلفنا أعني أبا حنيفة وأبا يوسف ومحمد أو عامة أصحابهم رحمهم الله وقد صنّف أبو حنيفة رضي الله عنه في ذلك كتاب الفقه الأكبر وذكر فيه إثبات الصفات»8

علم دو قسم کا ہے: ایک توحید اور صفاتِ باری تعالیٰ کا علم اور دوسرا شرائع اور احکام کا علم ہے۔پہلی قسم کے علم میں '' کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھام لینا اور ہوائے نفس اور بدعتی مناہج سے دور رہنا اور اہل سنت والجماعت کے منہج کو مضبوطی سے پکڑ لینا ہی اصلاً مقصود ہے۔اہل سنت والجماعت کا منہج وہی تھا جو صحابہؓ وتابعین کا ہے اور جو سلف صالحین کا ہے اور اسی منہج پر ہم نے اپنے مشائخ حنفیہؒ اور متقدمین حنفیہّ یعنی امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد اور ان کے اصحابؒ کو پایا ہے۔اس مسئلے میں امام ابو حنیفہ نے ایک کتاب 'فقہ اکبر' کے نام سے لکھی ہے اور اس کتاب میں اُنہوں نے صفات کا اثبات کیا ہے۔''

امام بزدوی کی اس عبارت میں چند بنیادی باتیں بیان ہوئی ہیں

امام ابو حنیفہ نے اعتقادی مسائل میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام 'فقہ اکبر' ہے۔

اس کتاب میں جو عقیدہ بیان ہوا ہے وہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد اور کبار حنفی علما و مشائخ کا ہے۔

اس کتاب میں جو عقیدہ بیان ہوا ہے، وہی صحابہ وتابعین کا عقیدہ ہے۔

اس کتاب میں جو عقیدہ بیان ہوا ہے، وہ اہل سنت والجماعت کا ہے۔

اس بات پر امام الذھبی اور خود اسی رسالہ محدث کے سابقہ شماروں کا حوالہ کافی ہے کہ فقہ اکبر امام ابو حنیفہ کے عقائد پر مبنی نہیں ہے ان کے نام سے گھڑی گئی ہے

ابو مطیع البلخی کی سند سے جو عقائد امام صاحب سے منسوب ہیں سب جھوٹ ہیں – حد تو یہ ہے کہ اسی جھوٹے کی سند سے عقیدہ کی مشہور کتاب العقیدہ الطحاویہ کے شارح ابن العز حنفی لکھتے ہیں

روٰى شيخ الإسلام أبو إسمٰعيل الأنصاري في كتابه الفارق بسنده إلى مطيع البلخي أنه سأل أبا حنيفة عمن قال: لا « أعرف ربي في السماء أم في الأرض فقال : قد كفر لأن االله يقول: الرحمٰن على العرش استوٰى وعرشه فوق سبع سماواته. قلت: فإن قال: إنه علىٰ العرش ولكن يقول لا أدري العرش في السماء أم في الأرض؟ قال: هو كافر لأنه أنكر أنه في السماء فمن أنكر أنه في السماء فقد كفر»

شیخ الاسلام ابواسماعیل انصاری نے اپنی کتاب 'الفارق' میں اپنی سند سے مطیع بلخی سے نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے اس شخص کے بارے سوال کیا جو یہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا کہ میرا ربّ آسمان میں ہے یا زمین میں؟ تو امام صاحب نے فرمایا: اس نے کفر کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ وہ عرش پر مستوی ہیں اور اللہ کا عرش سات آسمانوں پر ہے۔ میں [یعنی مطیع بلخی] نے پھر یہ سوال کیا کہ اگر وہ شخص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو عرش پر ہے لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ عرش آسمان میں ہے یا زمین میں؟ تو امام ابو حنیفہ نے کہا: یہ شخص بھی کافر ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے آسمان میں ہونے کا انکار کیا ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے آسمان میں ہونے کا انکار کیا تو وہ کافر ہے۔

راقم کہتا ہے یہ ابن العز حنفی کا تساہل و تغافل ہے کہ جھوٹے کی سند سے عقیدہ بیان کر رہے ہیں – راقم کہتا ہے یہ عقیدہ صحیح ہے کہ اللہ تعالی عرش پر ہیں جو سات آسمان سے الگ ہے – بائن من خلقه ہے لیکن یہاں جھوٹے کی سند سے اس کو بیان کیا گیا ہے

ابو حنیفہ سے منسوب جاہلانہ اقوال

قول اول : میرے اقوال نبی علیہ السلام اپنا لیتے

حدثنی ابراھیم ثنا ابو صالح محبوب بن موسیٰ الفرا عن یوسف بن اسباط حدثنی محمد بن ھارون نا ابو صالح سمعت یوسف یقول کان ابو حنیفة یقول لو ادرکنی النبی اوادرکته لاخذ بکثیر منی ومن قولی وھل الدین الا الرای؟ (الحسن) (اسنادہ حسن) (کتاب السنۃ ج اول ص 206،226) اخرجہ ابن عدی الکامل فی ضعفاء الرجال جلد 7ص 7524) وخطیب فی تاریخ بغداد جلد 13 ص 407)

ترجمہ: امام صالح سے کہ میں نے امام یوسف سے سنا انھوں نے کہا ابو حنیفہ کہتا ہے اگر مجھے رسول اللہ پالیتے یا میں آپ کو پالیتا تو آپ میرے بہت سے اقوال کولے لیتے۔ اور دین تو صرف اچھی رائے کا نام ہے۔

سند کی تحقیق

پہلی سند 1۔ محمد بن ھارون بن ابراھیم الربعی ابو جعفر البغدادی للبزار ابو نشیط ثقہ (خلاصہ تذھیب تھذیب الکمال جلد 2 ص 464

. ابو صالح ھو محبوب بن موسی الانطا کی ابو صالح الفراء ثقہ (الکاشف 2 جلد 3 ص 108

دوسری سند

. . ابراھیم بن سعید الجوھری ابو اسحاق الطبری نزیل بغداد ثقہ حافظ 1 تقریب التھذیب ص 20)

. ابو صالح ھو محبوب بن موسی الانطا کی ابو صالح الفراء ثقہ (الکاشف 2 جلد 3 ص 108

تاریخ بغداد

راقم اس قول پر کہتا ہے کہ کتاب السنہ از عبد الله بن امام احمد کی سند ہے

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، ثنا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى الْفَرَّاءُ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَسْبَاطٍ، قَالَ: " قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: لَوْ أَدْرَكَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَخَذَ بِكَثِيرٍ مِنْ قَوْلِي "

اور

في (تاريخ بغداد) ج 13 ص386 « ... محبوب بن موسى قال سمعت يوسف بن أسباط يقول: قال أبو حنيفة لو أدركني رَسُولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ أو أدركته لأخذ بكثير من قولي

يُوسُفَ بْنِ أَسْبَاطٍ المتوفی ۱۹۵ ھ ایک شامی زاہد ہے اس نے اپنی کتابیں دفن کر دی تھیں اس پر جرح کرنے والے کہتے ہیں یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے سماع میں مسائل تھے اور اس کا دفاع کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ بہت محتاط تھے

خطیب کہتے ہیں يغلط في الحديث كثيراً یہ حدیث میں بہت غلطیاں کرتا تھا

خود یہ موصوف أنطاكية کے ہیں ان کا سماع امام ابو حنیفہ سے کب ہوا کہاں ہوا؟

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: لاَ يُحْتَجُّ بِهِ.

ابو حاتم کہتے ہیں اس سے دلیل نہ لی جائے

امام بخاری کہتے ہیں

كان قد دفن كتبه فكان لا يجيء بحديثه كما ينبغي

اس نے کتابیں دفن کیں پس یہ اپنی روایات ایسے نہیں لایا جیسا آنا چاہیے تھا

عبد الرحمن بن يحي المعلمي اليماني نے كتاب النكت الجياد المنتخبة من كلام شيخ النقاد ذهبي یا التنكيل میں اس پر لیپا پوتی کی ہے لیکن ان کا جواب حماقت کے سوا کچھ نہیں کہتے ہیں

أما دفن كتبه فصحيح، وكذلك فعل آخرون من أهل الورع

اس کا کتابوں کو دفن کرنا صحیح ہے اور ایسا دوسروں نے بھی کیا ہے جو اہل خوف ہیں

المعلمی کہتے ہیں

ثم لم يتصد يوسف للرواية بعد أن دفن كتبه

دفن کے بعد یوسف نے روایت نہیں کیا

جبکہ الکامل میں ابن عدی کہتے ہیں

إلا أنه لما عدم كتبه كان يحمل على حفظه فيغلط ويشبه عليه

بلاشبہ جب کتب معدوم ہوئیں تو انہوں نے حافظہ سے روایت کیا اس میں غلطیاں کیں اور اس میں اشتباہ ہوا

معلوم ہوا المعلمی کا تصور سرے سے غلط ہے

دوسرے صاحب محبوب بن موسى الانطاكي، أبو صالح الفراء المتوفی ۲۳۰ ھ ہیں یہ بھی شامی ہیں

دارقطنی کہتے ہیں وليس بالقوى قوی نہیں ہیں

اس کو ثقہ بھی کہا گیا ہے

لہذا امام ابو حنیفہ پر جرح کرنے والے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ لوگ ثقہ تھے اور جو اس جرح کو قبول نہیں کرتے وہ ان دونوں کو اس قدر مظبوط نہیں پاتے کہ ان کے منفرد قول کو قبول کیا جائے

ابو حنیفہ سے منسوب قول مشھور ہے - كتاب التخريج عند الفقهاء والأصوليين از يعقوب بن عبد الوهاب بن يوسف الباحسين التميمي کے مطابق

إذا صح الحديث فهو مذهبي. وقد حكى ذلك ابن عبد البر عن أبي حنيفة وغيره من الأئمة

جب صحیح حدیث ہو تو وہی میرا مذہب ہے

ائمہ کا اختلاف اس میں تھا کہ اگر حدیث صحیح ہے تو کیا وہ منسوخ ہے یا اس میں فقہ کا کوئی اور نکتہ پوشیدہ ہے یہ بات مجتہد کی رائے کی ہے لہذا ابو حنیفہ کا قول بعض احادیث پر اجتہاد ہے جو باقی ائمہ بھی کرتے ہیں

قول دوم : ابو حنیفہ چپل کی پوجا کا حکم کرتے تھے ؟

اخبرنا محمد بن الحسين بن الفضل القطان , قال أخبرنا عبد الله بن جعفر بن درستويه , قال حدثنا يعقوب بن سفيان , قال حدثني علي بن عثمان بن نفيل , قال حدثنا أبو مسهر , قال حدثنا يحيى بن حمزة , وسعيد يسمع , أن أبا حنيفة قال : لو أن رجلا عبد هذه النعل يتقرب بها إلى الله , لم أر بذلك بأسا , فقال سعيد : هذا الكفر صراحا

ترجمہ: يحيی بن حمزہ نے سعيد کے سامنے يہ بات بيان کي کہ أبو حنيفہ نے کہاہے: اگر کوئي شخص اس جوتے کي عبادت کرے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کي نيت سے تو ميں اس ميں کوئي حرج نہيں سمجھتا ۔تو سعيد (بن عبد العزيز التنوخي) نے (یہ سن کر) کہا : یہ تو صریح کفر ہے۔

المعرفۃ والتاریخ للفسوی ص 368، وتاریخ بغداد جلد 13 صفحہ 372) وغیرہ)

راقم کہتا ہے سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ

تاریخ بغداد میں سند ہے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّد بن الحسين بن الفضل القطان، أخبرنا عبد الله بن جعفر بن درستويه ، حدّثنا يعقوب بن سفيان، حدثني علي بن عثمان بن نفيل، حدّثنا أبو مسهر، حَدَّثَنَا يَحْيَى بن حمزة- وَسَعِيد يسمع- أَنَّ أَبَا حنيفة قَالَ: لو أَنَّ رجلا عَبْدَ هذه النعل يتقرب بها إلى الله، لم أر بذلك بأسا. فَقَالَ سَعِيد: هَذَا الكفر صراحا

سند میں عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ ہے جو ضعیف ہے

خطیب بغدادی نے البرقاني کے حوالے سے اس کی تضعیف نقل کی ہے

-–

الفسوي «المعرفة والتاريخ» (ج2ص784): میں کہتے ہیں

حدثنا علي بن عثمان بن نفيل قال حدثنا أبو مسهر قال حدثنا يحيى بن حمزة وسعيد يسمع أن أبا حنيفة قال: لو أن رجلاً عبد هذه النعل يتقرب بها إلى لم أر بذلك بأساً.

فقال سعيد: هذا الكفر صراحاً.

یحیی بن حمزة اور سعید بن عبد العزیز کا سماع امام ابو حنیفہ سے نہیں ہے

اخبرنا الثقفی قال : حدثنا أحمد بن الوليد الكرخي قال : حدثنا الحسن بن الصباح قال : حدثنا محفوظ بن أبی ثوبة قال : حدثنی ابن أبی مسهر قال : حدثنا يحيى ابن حمزة وسعيد بن عبد العزيز قالا : سمعنا أبا حنيفة يقول : لو أن رجلا عبد هذا البغل تقربا بذلك إلى الله جل وعلا لم أر بذلك بأسا

كتاب المجروحين – ابن حبان ج 3 ص 73

اس کی سند میں محفوظ بن أبی ثوبة ضعیف ہے

یہ پروپگنڈا دو افراد یحیی بن حمزة بن واقد الحضرمي الأصل الدمشقي اور سعيد بن عبد العزيز بن أبی يحيى التنوخی الدمشقی کا ہے

یحیی بن حمزة بن واقد الحضرمي الأصل الدمشقي سن ۱۰۸ ہجری میں پیدا ہوئے عباسی خلیفہ المَنْصُوْرُ کے دور میں سن ۱۵۳ ہجری میں دمشق کے قاضی بھی رہے سن ۱۸۳ ہجری میں فوت ہوئے المنصور ان کو جوان کہتے

سعيد بن عبد العزيز بن أبی يحيى سن ١٦٧ ہجری میں فوت ہوئے سن ۹۰ میں پیدا ہوئے مشهور مدلس ہیں آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوئے

إمام أبو حنیفہ ۸۰ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ میں فوت ہوئے- یعنی یہ دونوں حمزہ اور سعید دمشقی دونوں امام صاحب کے ہم عصر تو تھے لیکن ان

دونوں کو اکتساب علم کے لئے ابو حنیفہ کے منہ لگنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی اہل دمشق کی یہ منفرد روایت منکر ہے جو ان سے زیادہ معتبر ابو حنیفہ پر تعصب عصری کی مثال ہے

اہل دمشق میں سے ان دو کا سماع امام صاحب سے کب؟ کیسے ہوا؟ کہاں ملاقات ہوئی؟ امام ابو حنیفہ کا دمشق جانا کسی نے بیان نہیں کیا

مخالفین نے اس قسم کے بے سروپا اقوال کو قبول کیا ہے لیکن جو اہل انصاف و عدل ہیں ان کے نزدیک یہ دونوں جھوٹ بول رہے ہیں یا کسی وہم کا شکار ہیں

قول سوم : ابو حنیفہ کہتے اکثر وہ باتیں جو میں تمہیں بیان کرتا ہوں غلط ہوتی ہیں

سمعت محمود بن غيلان قال سمعت المقري يقول سمعت أبا حنيفة يقول : عامة ما أحدثكم خطاء

امام ترمذی رحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمود بن غیلان کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے ابو عبد الرحمن عبد الله بن یزید المقری کو سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابو حنیفہ کو یہ کہتے سنا کہ " اکثر وہ باتیں جو میں تمہیں بیان کرتا ہوں غلط ہوتی ہیں "

علل الترمذي الكبير ص 388

راقم کہتا ہے یہاں المقری اصل میں عبد الله بن يزيد المقري المتوفی ٢١٣ھ ہیں یہ مکہ میں رہے اور یہ امام ابو حنیفہ سے بہت چھوٹے ہیں - سیر از الذھبی کے مطابق مَوْلِدُهُ: فِي حُدُوْدِ سَنَةِ عِشْرِيْنَ وَمائَةٍ یہ سن ہجری ١٢٠ کی حدود میں پیدا ہوئے

كتاب طبقات علماء إفريقية، وكتاب طبقات علماء تونس کے مطابق

حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِي، قَالَ: قَدِمْتُ إِفْرِيقِيَّةَ سَنَةَ سِتٍّ وَخَمْسِينَ وَمِائَةٍ

المقری سن ہجری ١٥٦ میں افریقہ منتقل ہو گئے تھے

امام ابو حنیفہ پیدائش ٨٠ ہجری اور المتوفی ١٥٠ ہجری ہیں جو عراق میں رہے یعنی المقری ٣٠ سال کے آس پاس ہوں گے جب ابو حنیفہ کی وفات ہوئی ہو گی

اب یہ قول واقعی تعصب عصری ہے یا اس میں کیا پس منظر ہے کچھ واضح نہیں ہے- اس قسم کے مبہم جملوں سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا جب تک پورا مقدمہ پیش نہ کیا جائے کہ کس بات پر کہا گیا-

بعض اوقات از راہ تفنن بھی آدمی کسی سے کچھ کہہ دیتا ہے جس کا کوئی تیسرا شخص مطلب مذاق کے بجائے سنجیدہ انداز میں لے لیتا ہے

امام ابو حنیفہ کی موت کے بعد المقری کو ان سے کچھ بھی روایت نہیں کرنا چاہیے لیکن ہم کو روایات ملتی ہیں

كتاب ترتيب الأمالي الخميسية للشجري کی روایت ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّوَّاقِ، بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ بْنِ مَالِكٍ الْقَطِيعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، فِي قَوْلِهِ عَزّ وَجَلَّ: {وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ} [البقرة: 203] .

قَالَ: الْمَعْدُودَاتُ: أَيَّامُ الْعَشْرِ، وَالْمَعْلُومَاتُ: أَيَّامُ النَّحْرِ.

سنن الكبرى بیہقی کی روایت ہے

وَأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَقِيهُ , ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْمُقْرِيُّ، ثنا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنِ الْهَيْثَمِ وَكَانَ صَيْرَفِيًّا بِالْكُوفَةِ , عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ أَخِي مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: جَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَلَى صَدَقَةِ الْبَصْرَةِ، فَقَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقُلْتُ: لَا أَعْمَلُ ذَلِكَ حَتَّى تَكْتُبَ لِي عَهْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الَّذِي عَهِدَ إِلَيْكَ , فَكَتَبَ لِي أَنْ خُذْ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ رُبْعَ الْعُشْرِ , وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اخْتَلَفُوا [ص:354] لِلتِّجَارَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ , وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ

ان روایات میں المقری ، ابو حنیفہ سے روایت کر رہے ہیں

ایسا کیوں ہے اگر ابو حنیفہ سب غلط سلط کہتے تھے ؟

ابو حنیفه کو توبہ کروائی گئی

کتاب السنہ از عبد اللہ بن امام احمد میں اس طرح کے اقوال ہیں کہ دوبار توبہ کرائی گئی لیکن کس بات پر یہ ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے - یہ قول امام احمد کے بیٹے نے السنہ میں لکھا ہے

اسْتُتِيبَ أَبُو حَنِيفَةَ مِنْ كُفْرِهِ مَرَّتَيْنِ مِنْ كَلَامِ جَهْمٍ وَمِنَ الْإِرْجَاءِ
ابو حنیفه سے جھمی کلام اور الْإِرْجَاءِ پر دو بار توبہ کرائی گئی

یہ قول قابل رد ہے کیونکہ میزان الاعتدال میں الذھبی کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفه نے کہا

قال أبو حنيفة: أفرط جهم في نفى التشبيه، حتى قال: إنه تعالى ليس بشئ. وأفرط مقاتل – يعنى في الاثبات – حتى جعله مثل خلقه
جھم نے افراط کیا تشبیه کی نفی میں یہاں تک کہ کہا اللہ تعالی کوئی چیز نہیں اور مقاتل نے اثبات میں افراط کیا یہاں تک کہ اس کو مخلوق کے مثل کر دیا

امام ابو حنیفه تو جھم کے سخت خلاف تھے اور جہاں تک الْإِرْجَاءِ کا تعلق ہے تو اس پر توبہ کی کوئی ضرورت نہیں -یہ تو بہت سے سلف کا رجحان تھا ان کا کہنا تھا کہ ایمان صرف بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا اور ابو حنیفه کا قول مشھور ہے ایمان نہ بڑھتا ہے نہ کم ہوتا ہے – بہرحال اس کنفیوژن کا شکار بہت سے محدثین ہوئے جو امام ابو حنیفه پر بلا وجہ جرح کرتے تھے

بہت سے محدثین ہیں جن کو الْإِرْجَاءِ کی رائے والے یا الْمُرْجِئَةِ کہا جاتا ہے إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ عَنْ مَنْ قَالَ: الْإِيمَانُ يَزِيدُ

وَيَنْقُصُ؟ قَالَ: هَذَا بَرِيءٌ مِنَ الْإِرْجَاءِ
امام احمد سے سوال ہوا اس کے بارے میں جو کہے کہ ایمان بڑھتا ہے، کم ہوتا ہے – انہوں نے کہا یہ الْإِرْجَاءِ سے بَرِيءٌ (پاک) ہیں

بہت سے مشھور محدثین مرجی تھے یعنی ان کے نزدیک ایمان کم نہیں ہوتا صرف بڑھتا ہے مثلا امام احمد نے الْمُرْجِئَةِ میں قیس بن مُسلم المتوفی ١٢٠ ھ ،علقمة بن مرْثَد الكوفى المتوفى ١٢٠ ھ ،عَمْرو بن مرّة المتوفى 116 ھ اور مسعربن كدام الكوفى ١٥٥ ھ کو شمار کیا – عراق میں اہل حران میں سے عبد الكريم الجزري، خصيف بن عبد الرحمن الجزري المتوفى ١٤٠ ھ ، سالم بن عجلان الأفطس المتوفى 132 ھ ، علي بن بذيمة المتوفى ١٣٦ ھ (ان میں شیعیت تھی) کو امام احمد نے الْمُرْجِئَةِ میں شمار کیا – اس کے علاوہ کوفہ کے محمد بن أبان الجعفي المتوفى ١٧٠ ھ کو ان میں شمار کیا – المَدَائِن کے محدث شَبَابَةُ بنُ سَوَّار کو الْمُرْجِئَةُ میں شمار کیا – امام ابو حنیفہ کے لئے بھی کی رائے کو بیان کیا جاتا ہے – ابو بکر الخلال کے مطابق امام احمد الْمُرْجِئَةُ کی رائے کو قَوْلٌ خَبِيثٌ کہتے تھے-

ظاہر ہے یہ کوئی گناہ نہیں جس پر توبہ کا حکم لگے

امام ابو حنیفہ سے بغض کرنا ثواب کا کام

امام ابو حنیفہ سے بغض کرنا احمد بن حنبل کے نزدیک ثواب کا کام تھا - غیر مقلد زبیر علی زئی ماہنامہ حضرو میں لکھتے ہیں

۷) امام اسحاق بن منصور الکوسج رحمہ اللہ نے امام احمد سے پوچھا:
"یؤجر الرجل علٰی بغض أصحاب أبي حنیفة؟" کیا آدمی کو اصحابِ ابی حنیفہ (حنفیوں) سے بغض پر کوئی ثواب ملے گا؟ انھوں نے فرمایا: "إي واللّٰه." ہاں ضرور ملے گا، اللہ کی قسم! (مسائل الامام احمد، روایۃ الکوسج ۲/ ۵۶۵ فقرہ: ۳۳۸۵)

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے حوالے ہیں مثلاً ایمان میں زیادت ونقصان کا مسئلہ۔
(دیکھئے السنۃ للخلال: ۱۰۱۰، وسندہ صحیح)

رائے سے کلام کرنا ابلیس کا کام ہے

الکافی از کلینی میں ہے

علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن أحمد بن عبدالله العقيلي، عن عيسى بن عبدالله القرشي قال: دخل أبوحنيفة على أبي عبدالله عليه السلام فقال له: يا أبا حنيفة بلغني أنك تقيس؟ قال: نعم قال: لا تقس فإن أول من قاس إبليس حين قال: خلقتني من نار وخلقته من طين، فقاس ما بين النار والطين، ولو قاس نورية آدم بنورية النار عرف

فضل ما بين النورين، وصفاء أحدهما على الآخر

ابو حنیفہ ، امام جعفر کے پاس گئے – امام جعفر نے پوچھا تم قیاس کرتے ہو ؟ ابو حنیفہ نے کہا ہاں – امام جعفر نے کہا قیاس مت کرو ، سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا تھا جب اس نے کہا میں آدم سے بہتر ہوں اس نے اگ و مٹی پر قیاس کیا تھا – اگر وہ نور آدم کو نور اگ سے تقابل کر کے قیاس کرتا تو اس کو دونوں نور میں افضل کا معلوم ہو جاتا

راقم کہتا ہے کہ قول کہ ابلیس نے سب سے پہلے قیاس کیا یہ عراق کے اہل سنت میں شیعوں کی وجہ سے پھیلا - یہ روایت منکر ہے اور ممکن نہیں کہ اس قسم کا سطحی کلام امام ابو جعفر کرتے ہوں اور اس سے لا علم ہوں کہ دین میں ظن منع ہے جبکہ اس کو سب سے پہلے فرشتوں نے کیا جنہوں نے کہا کہ آدم کے خلیفہ بننے سے قتل و خون خرابہ ہو گا - اس طرح نہ ظن برا ہے نہ قیاس برا ہے – برا وہ ہے جس کی دلیل کلام اللہ میں نہ ہو – اللہ نے کہیں بھی اگ کو مٹی سے افضل قرار نہیں دیا تھا - اس طرح ابلیس جاہل تھا

ابو حنیفہ کا قیاس تو منبی پر قرآن و حدیث ہے – اس کو استنباط بھی کہا جاتا ہے

امام الباقر اور امام ابو حنیفہ کا فرضی مناظرہ

بعض لوگوں نے امام باقر اور امام ابو حنیفہ کا فرضی مناظرہ بیان کیا ہے اس کو شیعہ و اہل سنت کی کتب میں ایک جیسی سند سے بیان کیا جاتا ہے مثلا

شیعہ کتاب الكافي میں ہے

عن عيسى بن عبد الله القرشيّ قال: (دخل أبو حنيفة على أبي عبد الله، فقال له: يا أبا حنيفة بلغني أنَّك تقيس؟ قال: نعم. قال: لا تَقِسْ، فإنَّ أوّلَ مَنْ قاس إبليس حين قال خلقتني مِنْ نار وخلقتَه مِنْ طين، فقاس ما بين النَّار والطِّين، ولو قاس نوريَّة آدم بنوريَّة النَّار لعرف فضل ما بين النُّورَيْن وصفاء أحدهما).

وجاء في الكافي أيضا عن أبي حنيفة:

استأذنت عليه (أي الصّادق) فحجبني، وجاءه قوم مِنْ أهل الكوفة واستأذنوا فأذن لهم، فدخلت معهم، فلمّا (صِرتُ عندَه قُلْتُ يابن رسول الله لو أرسلْتَ إلى أهل الكوفة فنهيتهم أن يشتموا أصحاب محمَّد صلّى الله عليه وسلَّم، فإنّي تركتُ فيها أكثر مِنْ عشرة آلاف يشتمونهم فقال: لا يقبلون منّي.

فقُلْتُ: ومَنْ لا يقبل منك، وأنت ابن رسول الله؟!

فقال الصّادق: أنت أوّل مَنْ لا يقبل منّي. دَخَلْتَ داري بغير إذني، وجلست بغير أمري، وتكلَّمْتَ بغير رأيي، وقد بلغني أنَّك تقول بالقياس.

فقلت: نعم أقول.

فقال: ويحك يا نعمان، أوّل من قاس إبليس حين أُمِرَ بالسُّجود لآدم فأبى، وقال خلقتني مِنْ نار وخلقته من طين. أيُّهما أكبر يا نعمان القتل أم الزّنى قلت القتل.

قال: فلِمَ جعل الله في القتل شاهدين وفي الزّنى أربعة، أيقاس لك هذا؟

قلت: لا.

قال فأيُّهما أكبر البول أو المنيّ؟ قلت البول. قال فلِمَ أَمَرَ الله في البول بالوضوء وفي المنيِّ بالغسل، أيقاس لك هذا؟ قلت: لا.

قال: فأيُّما أكبر الصَّلاة أم الصَّوم؟. قلت الصّلاة، قال: فَلِمَ وجَبَ على الحائض أنْ تقضي الصَّوم ولا تقضي الصّلاة، أيقاس لك هذا.

قُلْتُ: لا.

قال: فأيُّهما أضعف المرأة أم الرَّجُل؟ قلت: المرأة. قال فَلِمَ جَعَلَ الله تعالى في الميراث سهمين، وللمرأة سهما أيقاس ذلك؟ قلت: لا.

قال: وقد بلغني أنَّك تقرأ آية من كتاب الله تعالى، وهي: لَتُسْأَلُنَّ يومئذٍ عن النَّعيم، إنَّه الطَّعام الطَّيّب والماء البارد في اليوم الصَّائف.

قلْتُ نعم. قال: لو دعاك رجل وأطعمك طعاما طَيّبا وسقاك ماءً باردًا، ثمَّ امتنَّ به عليك، ما كُنْتَ تنسِبُه، قُلْتُ: البخل، قال: أفتبَخِّلُ الله علينا قُلْتُ فما هو. قال حبّنا أهل).

هذه الرّواية لم يُسنِدها الكليني إلاَّ إلى أبي حنيفة، ومِنْ حقّنا أن نوازن بينها وبين المرويّ عن أبي حنيفة رضي الله عنه في مناقبه، إنَّ المرويَّ عن أبي حنيفة في كتب مناقبه أنَّ المناقشة كانت بينه وبين الباقر، وأنَّ أبا حنيفة هو الَّذي أورد مسألة المقايسة بين البول والمنيّ، ومسألة الصّلاة والصّوم والحيض، ومسألة ميراث الأنثى وميراث الذَّكَر، وأوردها على أنَّه في قياسه لا يكذب على رسول الله صلَّى الله عليه وسلَّم، وأنَّه إنَّما يقيس إذا لم يكن نصّ، فحيث كان النَّصّ فإنَّه يحترمه.

وما دامت الرّواية مسندة إلى أبي حنيفة، فإنَّا نقبل كلام الرّواة عنه، لأنَّهم أعلم به، ولأنّ الكليني ليس في درجة أبي حنيفة في الفقه، إذ قد أسند إلى الصَّادق رضي الله عنه ما أجمع الإماميَّة في الماضي والحاضر على أنَّه مكذوب على الصَّادق وهو الخاصّ بالقرءان.

ومهما يكن مقدار النِّسبة فإنَّ المشهور عن الباقر والصَّادق رضي الله عنهما أنَّهما استنكرا الاجتهاد بالقياس الَّذي اشتهر به أبو حنيفة."

سند میں عیسی بن عبد اللہ القرشيّ ہے اہل تشیع میں مجہول ہے

اس پر نہ جرح ہے نہ تعدیل ہے

ابن عدی الکامل میں کہتے ہیں

عِيسَى بْنُ عَبد اللَّهِ بْنِ سليمان القرشي العسقلاني.

ضعيف يسرق الحديث.

یہ حدیث چور ہے

اہل سنت کی کتاب الفقيه والمتفقه للخطيب البغدادي میں ہے

أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْن مُحَمَّدِ بْن أَحْمَدَ بْن زرْقَوَيْهِ , أنا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَر بْن مُحَمَّدِ بْن سَلْمٍ الْخُتَّلِيُّ , نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَبَّارُ , نا هِشَامُ بْنُ عَمَّار الدِّمَشْقِيُّ , عَنْ مُحَمَّدِ بْن عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ , عَن ابْن شُبْرُمَةَ , قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو حَنِيفَةَ؛ وَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْن عَبْدِ اللَّهِ الْوَاعِظُ , - وَاللَّفْظُ لَهُ - أنا أَبُو حَفْصٍ , عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْن أَحْمَدَ بْن عَبْدِ الرَّحْمَن الْجُمَحِيُّ بِمَكَّةَ , نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزيز , نا أَبُو الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ , نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْن بَكَّار الْقُرَشِيُّ , حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ جَعْفَر , نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الرِّبْعِيُّ , قَالَ: قَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو حَنِيفَةَ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ , وَكُنْتُ لَهُ صَدِيقًا , ثُمَّ أَقْبَلْتُ عَلَى جَعْفَر , وَقُلْتُ: أَمْتَعَ اللَّهُ بِكَ , هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاق لَهُ فِقْهٌ وَعَقْلٌ , فَقَالَ لِي جَعْفَرٌ: لَعَلَّهُ الَّذِي يَقِيسُ الدِّينَ بِرَأْيِهِ , ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: «أَهُوَ النُّعْمَانُ؟» قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الرِّبْعِيُّ , وَلَمْ أَعْرِفِ اسْمَهُ إِلَّا ذَلِكَ الْيَوْمَ - فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ: نَعَمْ أَصْلَحَكَ اللَّهُ , فَقَالَ لَهُ جَعْفَرٌ: " اتَّق اللَّهَ , وَلَا تَقِسِ الدِّينَ بِرَأْيِكَ , فَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ , إِذْ أَمَرَهُ اللَّهُ بِالسُّجُودِ لِآدَمَ , فَقَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ , خَلَقْتَنِي مِنْ نَار وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِين ثُمَّ قَالَ لَهُ جَعْفَرٌ: هَلْ تُحْسِنُ أَنَّ تقيسَ رَأْسَكَ مِنْ جَسَدِكَ؟ " فَقَالَ لَهُ: لَا - وَفِي حَدِيثِ ابْن رزْقَوَيْهِ: نَعَمْ - , فَقَالَ لَهُ: «أَخْبِرْنِي عَن الْمُلُوحَةِ فِي الْعَيْنَيْن , وَعَن الْمَرَارَةِ فِي الْأُذُنَيْن , وَعَن [ص:465] الْمَاءِ فِي الْمِنْخَرَيْن , وَعَن الْعُذُوبَةِ فِي الشَّفَتَيْن , لِأَيِّ شَيْءٍ جُعِلَ ذَلِكَ؟» قَالَ: لَا أَدْري قَالَ لَهُ جَعْفَرٌ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْعَيْنَيْن فَجَعَلَهُمَا شَحْمَتَيْن , وَجَعَلَ الْمُلُوحَةَ فِيهِمَا مَنًّا مِنْهُ عَلَى ابْن آدَمَ , وَلَوْلَا ذَلِكَ لَذَابَتَا فَذَهَبَتَا , وَجَعَلَ الْمَرَارَةَ فِي الْأُذُنَيْن مَنًّا مِنْهُ عَلَيْهِ , وَلَوْلَا ذَلِكَ لَهَجَمَتِ الدَّوَابُّ فَأَكَلَتْ دِمَاغَهُ , وَجَعَلَ الْمَاءَ فِي الْمِنْخَرَيْن لِيَصْعَدَ مِنْهُ النَّفَسُ وَيَنْزلَ , وَتَجِدُ مِنَ الرِّيح الطَّيِّبَةِ وَمِنَ الرِّيح الرَّدِيئَةِ , وَجَعَلَ الْعُذُوبَةَ فِي الشَّفَتَيْن لِيَعْلَمَ ابْنُ آدَمَ مَطْعَمَهُ وَمَشْرَبَهُ» , ثُمَّ قَالَ لِأَبِي حَنِيفَةَ: «أَخْبِرْنِي عَنْ كَلِمَةٍ أَوَّلُهَا شِرْكٌ وَآخِرُهَا إِيمَانٌ؟» قَالَ: لَا أَدْري , فَقَالَ جَعْفَرٌ: " لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ , فَلَوْ قَالَ: لَا إِلَهَ ثُمَّ أَمْسَكَ كَانَ مُشْرِكًا , فَهَذِهِ كَلِمَةٌ أَوَّلُهَا شِرْكٌ وَآخِرُهَا إِيمَانٌ " , ثُمَّ قَالَ لَهُ: " وَيْحَكَ أَيُّهَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ: قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ أَو الزِّنَا؟ " قَالَ: لَا , بَلْ قَتْلُ النَّفْسِ قَالَ لَهُ جَعْفَرٌ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ رَضِيَ فِي قَتْلِ النَّفْسِ بِشَاهِدَيْن , وَلَمْ يَقْبَلْ فِي الزِّنَا إِلَّا أَرْبَعَةً , فَكَيْفَ يَقُومُ لَكَ قِيَاسٌ؟» ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهُمَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ الصَّوْمُ أَم الصَّلَاةُ؟» قَالَ: لَا , بَلِ الصَّلَاةُ قَالَ: " فَمَا بَالُ الْمَرْأَةِ إِذَا حَاضَتْ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ؟ اتَّق اللَّهَ يَا عَبْدَ اللَّهِ وَلَا تَقِسْ , فَإِنَّا نَقِفُ غَدًا نَحْنُ وَأَنْتَ وَمَنْ خَالَفَنَا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى , فَنَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ , وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَتَقُولُ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ سَمِعْنَا وَرَأَيْنَا , [ص:466] فَيَفْعَلُ اللَّهُ تَعَالَى بِنَا وَبِكُمْ مَا يَشَاءُ "

یہاں سند میں مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الرِّبْعِيُّ مجہول ہے

أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهاني المتوفَّى سنة 430هـ - کی کتاب حِليَة الأولياء وطبقات الأصفياء" ج3، ص196- میں ہے

حدّثنا عبد الله بن محمّد ثنا الحسن بن محمّد ثنا سعيد بن عنبسة ثنا عمرو بن جميع. قال: دخلت على جعفر بن محمّد أنا وابن أبي ليلى وأبو حنيفة. وحدّثنا محمّد بن عليّ بن حبيش حدّثنا أحمد بن زنجويه حدّثنا هشام بن عمّار حدّثنا محمّد بن عبد الله القرشيّ بمصر ثنا عبد الله بن شبرمة. قال: دخلت أنا وأبو حنيفة على جعفر بن محمّد. فقال لابن أبي ليلى: من هذا معك؟ قال: هذا رجل له بصر ونفاذ في أمر الدّين. قال: لعلّه يقيس أمر الدِّين برأيه. قال: نعم! قال فقال جعفر لأبي حنيفة: ما اسمك؟ قال: نعمان. قال: يا نعمان هل قِسْت رأسك بعد؟ قال: كيف أقيس رأسي؟! قال: ما أراك تحسن شيئا، هل علمت ما الملوحة في العينين، والمرارة في الأذنين، والحرارة في المنخرين والعذوبة في الشّفتين. قال: لا! قال: ما أراك تحسن شيئا، قال: فهل علمت كلمة أوّلها كفر وآخرها إيمان. فقال ابن أبي ليلى: يا ابن رسول الله أَخْبِرْنا بهذه الأشياء الّتي سألته عنها. فقال: أخبرني أبي عن جدّي أنّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال ((إنّ الله تعالى بمنّه وفضله ورحمته جعل لابن آدم الملوحة في العينين لأنّهما شحمتان ولولا ذلك لذابتا، وإنّ الله تعالى بمنّه وفضله ورحمته على ابن آدم جعل المرارة في الأذنين حجابا من الدّوابّ فإن دخلت الرّأس دابّة والتمست إلى الدّماغ فإذا ذاقت المرارة التمست الخروج، وإنّ الله تعالى بمنِّه وفضله ورحمته على ابن آدم جعل الحرارة في المنخرين يستنشق بهما الرّيح ولولا ذلك لأنتن الدِّماغ، وإنَّ الله تعالى بمنِّه وكرمه ورحمته لابن آدم جعل العذوبة في الشّفتين يجد بهما استطعام كلّ شيء ويسمع النّاس بها حلاوة منطقه)). قال: فأَخْبِرْني عن الكلمة الّتي أوّلها كفر وآخرها إيمان. فقال: إذا قال العبد لا إله فقد كفر فإذا قال إلاّ الله فهو إيمان. ثمّ أقبل على أبي حنيفة فقال: يا نعمان حدّثني أبي عن جدّي أنّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال: ((أوّل مَنْ قاس أمر الدّين برأيه إبليس. قال الله تعالى له اسجد لآدم فقال: (أنا خير منه خلقتني من نار وخلقته من طين) فمن قاس الدّين برأيه قرنه الله تعالى يوم القيامة بإبليس لأنَّه اتّبعه بالقياس)). زاد ابن شبرمة في حديثه. ثمّ قال جعفر: أيّهما أعظم الصّلاة أم الصّوم؟ قال: الصّلاة. قال: فما بال الحائض تقضي الصّوم ولا

تقضي الصّلاة. فكيف ويحك يقوم لك قياسك! اتّق الله ولا تقس الدّين برأيك.

سند میں عمرو بن جميع الكوفي ہے جس پر کذب و حدیث گھڑنے کا الزام ہے

المعلمی کہتے ہیں

الفوائد" (ص 343): "أحد الهلكى، أحاديثه موضوعة كان يتهم " بوضعها".

قال ابن عدي: متهم بالوضع.

دوسری سند ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَنْبَسَةَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ جُمَيْع قَالَ: " دَخَلْتُ عَلَى جَعْفَر بْن مُحَمَّدٍ أَنَا وَابْنُ أَبِي لَيْلَى، وَأَبُو حَنِيفَةَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْن حُبَيْشٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّار، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيُّ بِمِصْرَ , ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شُبْرُمَةَ قَالَ:

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكَّارٍ الْقُرَشِيُّ مجہول ہے

خطیب بغدادی کی الفقيه والمتفقه میں سند ہے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْن عَبْدِ اللَّهِ بْن بِشْرَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُمَحِيُّ، بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيز، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْن بَكَّار الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ جَعْفَر، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الرَّبَعِيُّ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو حَنِيفَةَ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرٌ: " اتَّقِ اللَّهَ، وَلَا تَقِسِ الدِّينَ بِرَأْيِكَ، فَإِنَّا نَقِفُ غَدًا، نَحْنُ وَأَنْتَ وَمَنْ خَلْفَنَا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَعَالَى، فَنَقُولُ: قَالَ اللَّهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ: سَمِعْنَا وَرَأَيْنَا. فَيَفْعَلُ اللَّهُ بِنَا وَبِكُمْ مَا يَشَاءُ "

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكَّارٍ الْقُرَشِيُّ مجہول ہے

أخبار القضاة از وَكِيع میں ہے

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْن سعيد الزهري، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الوليد الدمشقي، قال: حَدَّثَنِي عمي مُحَمَّد بْن عَبْد اللهِ بْن بكار، قال: حَدَّثَنِي سليمان بْن جعفر ابن إبراهيم بْن علي بْن عَبْد اللهِ بْن جعفر بْن أبي طالب، وأمر علي بْن عَبْد اللهِ بْن جعفر، زينب بنت علي بْن أبي طالب، قال: حَدَّثَنَا

مُحَمَّد بْن عَبْد اللهِ الزهري فقال: حَدَّثَنَا ابن شُبْرُمَةَ، قال: دخلت أنا وأَبُوْحَنِيْفَةَ على جعفر بْن مُحَمَّد فسلمت عليه، وكنت له صديقاً ثم أقبلت على جعفر

فقلت: أمتع الله بك هَذَا رجل من أهل العراق له فقه، وعقل؛ فَقَالَ: جعفر: لعله الذي يقيس الدين برأيه، ثم أقبل علَيّ فَقَالَ: النعمان بْن ثابت؟ فَقَالَ: أَبُوْحَنِيْفَةَ: نعم، أصلحك الله! فقال: اتق الله ولا تقس الدين برأيك، فإن أول من قاس إبليس إذ أمره الله بالسجود لآدم؛ فقال: {أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّار وَخَلَقْتَهُ مِن طِين [الأعراف: 12} ثم قَالَ: له جعفر: هَلْ تحسن أن تقيس رأسك من جسدك ? فقال: لا؛ قال: فأَخْبَرَنِي عَن الملوحة في العينين، وعن المرارة في الأذنين، وعن الماء في المنخرين، وعن العذوبة في الشفتين، لأي شيء جعل ذلك ?

قال: لا أدري.

قَالَ: جعفر: الله عز وجل خلق العينين فجعلهما شحمتين، وجعل الملوحة فيها ضناً منه على ابن آدم ولولا ذلك لذابتا، فذهبتا، وجعل المرارة فى الأذنين ضناً منه عليه، ولولا ذلك لهجمت الدواب، فأكلت دماغه، وجعل الماء في المنخرين ليصمد التنفس، وينزل ويجد منه الريح الطيبة من الريح الرديئة، وجعل العذوبة في الشفتين ليجد ابن آدم طعم لذة مطعمه ومشربه.

ثم قَالَ: له جعفر: أَخْبَرَنِي عَن كلمة أولها شرك، وآخرها إيمان.

قَالَ: لا أدري ?

قَالَ: لا إله إِلَّا الله،

ثم قَالَ لَهُ: أيما أعظم عند الله قتل النفس أو الزنا ?

قال: لا، قتل النفس

قَالَ: له جعفر: إن الله عز وجل قد رضى في قتل النفس بشاهدين ولم يقبل في الزنا إِلَّا بأربعة.

ثم قال: أيما أعظم عند الله الصوم أم الصلاة؟

قال: لا بل الصلاة؛ قال: فما بال

المرأة إِذَا حاضت تقضى الصيام، ولا تقضى الصلاة، اتق الله يا عَبْد اللهِ إنا نقف نحن وأنت غداً ومن خالفنا بين يدي الله جل وعز، فنقول: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ عليه السلام: ويقول أنت وأصحابك: قَالَ: سمعنا ورأينا، ففعل بنا وبكم ما يشاء.

سند میں سليمان بْن جعفر ابن إبراهيم اور محمد بن عبد اللّٰہ بن بکار دو مجہول ہیں

الأخبار الموفقيات للزبير بن بكار از الزبير بن بكار بن عبد الله القرشي الأسدي المكي (المتوفى: 256هـ) میں ہے

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ جَعْفَر بْن إِبْرَاهِيمَ بْن مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْن جَعْفَر بْن أَبِي طَالِبٍ، وَأُمُّ عَلِيِّ بْن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ أُمُّ جَعْفَرٍ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَأُمُّهَا

فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْن يَحْيَى الرَّبَعِيُّ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ " دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو حَنِيفَةَ عَلَى جَعْفَرِ بْن مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، فَسَلَّمْتُ، وَكُنْتُ لَهُ صَدِيقًا، ثُمَّ أَقْبَلْتُ عَلَى جَعْفَر، فَقُلْتُ لَهُ: أَمْتَعَ اللَّهُ بِكَ، هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، لَهُ فِقْهٌ وَعِلْمٌ.

فَقَالَ لِي جَعْفَرٌ: لَعَلَّهُ الَّذِي يَقِيسُ الدِّينَ بِرَأْيِهِ.

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ: هُوَ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ؟ قَالَ: وَلَمْ أَعْرِفِ اسْمَهُ إِلا ذَلِكَ الْيَوْمَ.

قَالَ: فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: نَعَمْ، أَصْلَحَكَ اللَّهُ، فَقَالَ لَهُ جَعْفَرٌ: اتَّقِ اللَّهَ وَلا تَقِسِ الدِّينَ بِرَأْيِكَ، فَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ، إِذْ أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِالسُّجُودِ لآدَمَ، فَقَالَ: {أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ} [الأعراف: 12] ثُمَّ قَالَ لَهُ جَعْفَرٌ: هَلْ تُحْسِنُ أَنْ تَقِيسَ رَأْسَكَ مِنْ جَسَدِكَ؟ فَقَالَ: لا، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الْمُلُوحَةِ فِي الْعَيْنَيْنِ، وَعَنِ الْمَرَارَةِ فِي الأُذُنَيْنِ، وَعَنِ الْمَاءِ فِي الْمِنْخَرَيْنِ، وَعَنِ الْعُذُوبَةِ فِي الشَّفَتَيْنِ لأَيِّ شَيْءٍ جُعِلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: لا أَدْرِي.

سند میں سليمان بْن جعفر ابن إبراهيم اور محمد بن عبد اللہ بن بکار دو مجہول ہیں

اس طرح یہ قصہ مجہول مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْن بَكَّار الْقُرَشِيُّ اور سليمان بْن جعفر ابن إبراهيم اور عيسى بن عبد الله القرشيّ کی سندوں سے ہے